

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

34

مسلسل اشاعت کا
32 واں سال



تanzim-e-Islami کا نیظام
خلافت رائہ دہ کا نکاحم

تنظیم اسلامی کا ترجمان

۱۸ ستمبر ۲۰۲۳ء / ۱۴۴۵ھ

قرآن ایک آئینہ

(لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا يَنِيدُ بِهِ دُوَّرٌ كُفَّارٌ أَقْلَامَ نَفْعَلُونَ ۚ) (آل عمران)

"بم نزّلنا علیکم کتاب ہازل کی ہے جس میں تمہارا اپنا ذکر موجود ہے تو تم غور کیوں نہیں کرتے؟" یہ آیت میں بتاتی ہے کہ قرآن ایک صاف "خفاف" سچا وقار اور دیانت وار ہے۔ یہ ہے جس میں ہر شخص اپنے فہرمان دیکھ سکتا ہے معاشروں میں اپنا مقام پہچان سکتا ہے اور اللہ کے تذکرے دیکھ سکتا ہے کہ کفار آنے والوں کے اخلاق و صفات بیان کرتا ہے اور ان میں انسانیت کے اعلیٰ اور ادنیٰ طریق کے نمونے کی تصویریں موجود ہیں۔

"فَيَنِيدُ دُوَّرٌ كُفَّارٌ" یعنی اس کتاب میں تمہارا اپنا بیان ہے تمہارے حالات و احصاف مذکور ہیں۔ لیکن وہ ہے کہ ہمارے اسلاف قرآن کو ایک زندہ بولے دیں اور زندگی سے لبریز کتاب تصور کرتے تھے۔ ان کے تذکرے کفر آن کوئی تاریخی اور آثار قدیمہ کی جیسی نہیں تھی جو صرف ارضی اور اگرچہ وقت کے لوگوں سے بہت کرتی ہو اور جس کا لوگوں سے پہلی ہوئی انسانی زندگی اور انسانیت کے ان بے شمارہ امداد و دعوهوں سے بیرون زمان و مکان میں ہو جو درج ہے جس کوئی اعلیٰ نہ ہو۔

ہمارے اسلاف اپنے اخلاق و احصاف اور اپنے اندر و ان کو کوئی جانتے تھے۔ جو جزوں کے سامنے دشمن اور عیاں تھیں۔ وہ اسی قرآن سے رہنمائی حاصل کرتے تھے اسی کتاب روشنی میں اپنا چرہ و صورت تے اور اپنے اخلاق و اہلور کی کمی اور سمجھ تصوریں اسی کرتے تھے اور ہر ہستے آسانی سے خوب کو اس کتاب میں پا جاتے تھے اور پہچان لیتے تھے۔ اگر کوئی خیر
بہتات تو اللہ کا ملکہ کرا کرتے یا کوئی پکوئی درجہ اور درجہ تو استغفار کرتے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔

اس شمارے میں

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تجدیدی مساعی اور
تحریک بیرونی القرآن کی انصاف صدی

عدل کے تقاضے

اصل ہدف

پاکستان کی خارجہ پالیسی
اور میں الاقوامی تعلقات

ہم زندہ نہیں ہیں!

سامنحات جزا اول اور صدر علوی کی ثویت



حضرت سلیمان نبی کا
ملکہ سبا کا تخت لانے کا حکم

الطبعة الأولى | 1050

1050

سُورَةُ الْقَهْلَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قالَ يَا إِيَّاهَا النَّبِيُّ أَيُّهُمْ يَأْتِينِي بِعِرْشِهِ قَبْلَ أَنْ تَعْوَمَ مِنْ مَقَامِكَ
وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقُوَّىٰ أَمِينٌ ⑥ قَالَ الَّذِي مَنْعَدَ لَأَعْلَمُ مِنَ الْكِتَابِ أَتَأْتِيْكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرِدَ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا سَأَلَهُ أَمْسِقْرَأْعَدَ هُوَ قَالَ
هَذَا مِنْ قَصْلِ رَبِّي لَلَّهِ يَعُوْزُ عَمَّا كُفِّرَ ۖ وَمَنْ شَدَّ فَلَمْ يَشَدْ لَيْقِيسَهُ ۖ وَمَنْ لَفَقَانَ رَبِّي عَنِّيْ كَرِيمٌ ⑦

آیت ۳۸: ﴿قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَئِنَّكُمْ يَأْتِيُنِي بِعَزِيزَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِيْنَ ﴾⑥﴾ ”(پھر اپنے دربار یوں سے مخاطب ہو کر) سلیمان نے کہا: اسے دربار یوں تم میں سے کون اس (ملک) کا تخت میرے پاس لے آئے گا اس سے پہلے کہ وہ لوگ فرماتا ہو کہ میرے پاس پہنچیں؟“ یعنی آپ کو قیمتی تھا کہ ملک سے اظہار اطاعت کے لیے ضرور حاضر ہوگی۔ چنانچہ آپ نے چاہا کہ اس کے کام سے پہلے اس کا تخت بیباں پہنچ جائے اور اس میں تھوڑی بہت تبدیلی کر کے اس کی آزمائش کی جائے کہ وہ اپنے تخت کو پہنچان پاتی ہے یا نہیں۔

آیت ۳۹: ﴿قَالَ عَفْرَيْتُ مَنِ الْجِنُّ أَنَا إِنِّي بِهِ قَبِيلٌ أَنْ تَقُومُ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقُوْتٌ أَمِينٌ﴾^(۶) ”جون میں سے ایک دیوبنے کا کار میں اسے آپ کے پاس لے آتا ہوں اس سے پہلے کہا تھا۔ پس اس مجلس سے اٹھیں اور میں یقیناً اس کام کے لیے طاقت بھی رکھتا ہوں اور امامات و اداربی ہوں۔“ جس طرح انسانوں میں کوئی کمزور ہوتا ہے اور کوئی طاقتور اسی طرح جوں میں بھی چھوٹے بڑے جن ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک طاقتور قوی یہ کل دیوبنے کے دل ربار برخواست کرنے سے ملے میں وہ تخت لا کر آپ کی خدمت میں حاضر کر کے دیتا ہوں۔

آیت ۴۰: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَكَاذِبُكَ يَهُوَ قَبِيلٌ أَنْ يَرِثَنَا لِيَكُظْفُكُ طٌ»۔ ”کہنے کا وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لے آتا ہوں اس سے قبل کہ آپ کی ناچاولٹ کر آپ کی طرف آئے۔“

یعنی میں آپ کے پلک جھکنے سے پہلے اس کو حاضر کیے دیتا ہوں۔ یہ جس شخص کا ذکر ہے اس کے بارے میں مفسرین کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان غلیلؑ کے وزیر آصف بن رخیا تھا اور یہ کہ ان کے پاس کتب سماویہ اور اللہ تعالیٰ کے ناموں سے متعلق ایک خاص علم تھا جس کی تاثیر سے انہوں نے اس کام کو مکمل کر دکھایا۔

«فَلَمَّا كَانَ أَهُدُ مُسْتَقْرِئًا عَنْهُ» (پچھے جس اُس نے دیکھا ہے اسے سامنے رکھا ہوا)

یعنی وہ صاحب اپنے دوسرے کے مطابق اس تخت کو اپنی پاک جھنکے سے پہلے لے آئے اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے اپنے سامنے دیکھا تو بے اختیار آئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد و شکر نے لگے۔

قالَ هَذَا مِنْ قَصْلِ رَبِّيْ قَفْ ”آسٌ نَّكَبَاهُ كَمَ يَمِرُّ بِرَبِّيْ كَفْلٍ سَبَبَ“
کوئی دنیا در باشہ، ہوتا تو اپنے وزیر کے کمال کو بھی اپنا، کمال قرار دیتا، لیکن حضرت سلمان علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیا اور اس کا شکردا کیا۔
بندگی کا کامل نعمۃ بھی یہی ہے کہ انسان بڑی سے بڑی کامیابی کو اپنا کمال سمجھنے کے مجاہے اللہ تعالیٰ کا انعام جانے اور اس پر اس کا شکردا کرے۔

لیتھنیوئی: اشکر احمد آنکھرٹ ”تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ کیا یہیں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔“
(وَمَنْ شَكَرْ فِي أَمْأَالِهِ يُنكَحُ لِنَفِيسِهِ) ”اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی (بھلے کے) لیے کرتا ہے۔“
عَصَمَتْ مَغْفِةً فَإِنَّمَا تَمْغَفِّلُ عَنْهُ كَيْ تَحْمِلْ ”او جو کوئی مانگلی کرتا سمجھتا ہے اس ناقتناً سے اپنے سرے کر نہ کر قبولیاً“

وَمِنْ نَعْرِيفُنَّ رَبِّنَا عَلَيْهِ تَرِيكَهُنَّ اور بُووی نا سُرکار نہ ہے ویراپ پھیلائے بیار ہے بہت سر مرکے والا۔



ایمان کی علامت

درس
مدیث

عن أبي محمد عبد الله بن عمرو و ابن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا يُؤمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ أَتَبَعَ الْمِلَائِكَةَ)) (شرح السنة) برهان الدين

بیہ) ”مرس ایشے“ سیدنا ابو محمد عبید اللہ بن عمرو بن العاص میں سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک حقیقی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کسی کی ولی خواہ شات اس (شریعت اور دین) کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لا چاہوں!“

اصل ہدف

انسانی جسم میں جب کوئی خرابی یعنی بیماری پیدا ہوتی ہے تو بعض اوقات انسان خود اس سے بے خبر ہوتا ہے۔ پھر اکثر اوقات جب بخار کی صورت میں جسم پیچ گھٹتا ہے تو انسان اُس بیماری کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ گویا بیماری کی صورت حال سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہی حال انسانی معاشرہ کا ہے اُس میں کئی خراہیاں پیدا ہو چکی ہوتی ہیں۔ کرپش، بد عنانی، بد دیانتی، دوسروں کے حقوق تلف کرنا، پھر یہ کہ خالمانہ اقدام سے اقدار کی را بداریوں پر غاصبانہ قبضہ کر کے اکثریتی عوام کے رجحان اور رائے کو روستا کر دینا، یہ سب کچھ انسانی معاشرے کو ایسے روگ لگادیتا ہے۔ جس سے اچھائی دب جاتی ہے اور انسان دوسرے کو نقصان پہنچانے پر اتر آتا ہے۔ بجلی کے بل زیادہ آنے پر بھری ہوئی عوام کا سڑکوں پر نکل آتا، بل جلا دینا، سڑکیں بلاک کر دینا، مارکیٹوں میں ہڑتال کر دینا یہ سب اگرچہ متفق اور قوم کے لیے نقصان دہ کام ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ اچانک ہو گیا۔ کیا صرف بجلی کے بل زائد آنے پر لوگ آپے سے باہر ہون گئے اور کیا عوام کو صرف بجلی کے بلوں میں عارضی طور پر ریلیف دینے سے معاملات شہیک ہو جائیں گے اور مستقل طور پر شہیک ہی رہیں گے۔ ہماری رائے میں عارضی ریلیف عارضی طور پر لوگوں کو گھروں میں واپس بھیج سکتا ہے۔ جیسے کسی مہلک مرض میں مبتلا مریض کو درخشم کرنے والا الجھشن لگا کر وقت طور پر اسے تکمیل سے نجات دالی جاتی ہے، لیکن جو ہبھی الجھشن کا اثر ختم ہوتا ہے مریض پھر بلبانے لگتا ہے۔

معاشرہ چونکہ افراد کے مجموعہ کا نام ہے لہذا یہاں معاشرہ، بحیثیت مجموعی دوبارہ درج محسوس کرنے میں کچھ زیادہ وقت لیتا ہے لیکن اگلی مرتبہ اُس کے رویے اور طرزِ عمل میں مزید شدت دکھانی دیتی ہے، لہذا اگر اصل بیماری کا علاج نہ کیا جائے یا اُس کو مدد نظر کر کہ ابتدائی کام بھی نہ کیے جائیں تاکہ عوام کو کچھ حوصلہ ہو تو پھر ایسے معاشرے یا ایسی ریاست کا انعام کسی طرح بھی خوش کی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ وہ کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک خود اسے اپنی حالت بدلتے کا خیال نہ ہو۔ اردو میں کہتے ہیں "ہمت مرداں مدد خدا" اور انگریزی میں اسے "God helps those who help themselves"۔ حقیقت یہ ہے کہ کامیابی اور کامرانی کے لیے جنبش کی ضرورت ہے۔ پھر یہ کہ بیماری جتنی زیادہ complicate ہوتی جائے گی علاج اور پرہیز بھی اسی طرح مزید زور دار طریقے سے کرتا پڑے گا۔

پاکستان کا مسئلہ کیا ہے؟ پاکستان اسلام کے نام اور اسلام کی بنیاد پر حاصل کیا گیا تھا اور جمہوریت کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا۔ نظریہ پاکستان اسلام نہ ہوتا تو بھی مسلمانان ہند میں جوش و جذبہ پیدا نہ ہوتا اور 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ مسلمان نشتوں کلین سویپ نہ کرتی تو مسلمانان ہند آزادی سے اور دور ہو جاتے انگریز حکمران اور ہندو اکثریت اُنہیں پر کاہ کی حیثیت نہ دیتے۔ لیکن جب پاکستانی قوم اپنی ریاست کی تعمیر اُس بنیاد پر ہی نہ کر سکی اور اُس نظریہ اسلام کو عملی تغیری نہ دے سکی اور اُس ذریعہ کو بھی اپنے ہی پاؤں تک پہنچ دیا جس سے پاکستان کو حاصل کیا گیا تو پھر پہلے نتیجے کے طور پر پاکستان شکست و ریخت کا

نہایت خلافت

خلافت کی بہاؤ نہیں ہو پھر استوار
لگتیں سے فہمنہ کراساف کا قلب وجہ

تanzeeem Islami کا ترجمان اعظم خلافت کا نائب
بانی: اقتدار احمد مرحوم

18 مصروف 1445ھ جلد 32
5 نومبر 2023ء شمارہ 34

مدیر مسئول / حافظ عاکف سعید
مدیر / ایوب بیگ مرزا
اداری معاون / فرید اللہ مرتو

نگان طباعت: شیخ ریاض الدین
بلپشور: محمد سعید اسعد طابع: شیدا حمودہ حودہ
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مترجم: سید محمد اسلامی

"دارالاسلام" میان روز چوبک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے اول ہاؤس لاہور
فون: 035834000-03، 035869501-03
nk@tanzeem.org

قیمت فی شاہد 20 روپے

سالانہ ذریعہ
اندرونی ملک 800 روپے
بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
اٹلیا، یورپ، ایشیا، امریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی ایجنس خدام القرآن کے خواص سے ارسال
کریں۔ چیک موقوں نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون تکاری حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اذہان میں یہ رائج کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ انتخابی عمل بے سود اور بالکل بے کار ہے جسے انگریزی میں "excercise in futility" کہتے ہیں یعنی ایسا کام جو فائدے سے کمکل طور پر خالی ہو۔

ہم سمجھتے ہیں کہ انتخابات سے پاکستان میں کوئی انقلابی تبدیلی تو ہرگز نہیں آ سکتی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان ہرگز اس حالت کو نہ پہنچتا اگر ایک وزیر اعظم کو عہدے سے عدم اعتماد کے ذریعے پٹا کر فوری طور پر یعنی اپریل 2022ء میں ہی انتخابات کروادیے جاتے اور PDM منتخب ہو کر حکومت بناتی تو وہ مضبوط حکومت بناسکتی تھی لیکن ایسا نہ کیا گیا لہذا پاکستان آج سیاسی اور معاشری طور پر بڑی طرح تباہ و بر باد ہو گیا۔ اب بھی اگر فوری طور پر انتخابات کروادیے جائیں تو فتنی فضیلی چانس ہے کہ پاکستان کسی بڑے سانحہ سے دو چار ہونے سے فوج جائے گا۔ لیکن اگر اب بھی قبضہ مافیا انتخابات کرانے سے گریز کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن زمینی حقوق اور انسانی عقل کا جہاں تک تعلق ہے پاکستان کا کسی بڑے حادثے سے فوج جانا ممکن نظر نہیں آتا۔ یہ بھی یاد رہے کہ بار بار اور مسلسل انتخابات سے اتنا فائدہ یقیناً حاصل ہو جاتا ہے کہ عوامی نمائندوں کو یہ خیال رہتا ہے کہ اگر انہوں نے عوام کی فلاں و بہبود کے حوالے سے کوئی کام بھی نہ کیا تو وہ آئندہ اقتدار سے باہر ہو جائیں گے۔

درحقیقت مارشل لا اور ایمر جنپی وغیرہ تو صاحبان اقتدار کو عوامی فلاں و بہبود کے کاموں سے بھی فارغ کر دیتے ہیں کہ انتخابات کا سرے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور یہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے عوام کی بھلائی ممکن ہو۔ گویا عوام کے گرد ایک چار دیواری بنادی جاتی ہے وہ اس میں محصور ہو جاتے ہیں۔ سبھی وجہ ہے کہ آج غیر یقینی کی صورت حال ہر طرف چھاگئی ہے لہذا توڑ پھوڑ جلا جلا گھیرا د کامنی اور قومی سطح پر نقصان دہ رو یہ سامنے آ رہا ہے جو ہمیں ایسی پستیوں میں لے جا رہا ہے جیسے پہاڑی شاہراہوں سے کوئی گاڑی لڑک جائے اور وہ تہہ تک پہنچنے تک رک ہی نہ سکے۔ لہذا ہمارے لیے کرنے کا اصل کام یہ ہے کہ ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی فلاہی ریاست بنانے کے لیے تن من وطن لگا دیں اور جب تک انقلاب برپا نہیں ہو جاتا نہ کسی غیر نمائندہ حکومت کو قبول کریں اور نہ اتارکی پیدا ہونے دیں۔ کیونکہ یہ ملک و قوم کے لیے تباہی کا باعث بنے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ 1947ء میں مسلمانان بر صغیر کو الگ ایک قطعہ زمین کی ضرورت تھی تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق گزار سکیں یعنی اسلامی فلاہی ریاست قائم کر سکیں اور آج اسی ریاست کو بچانے کی اس لیے ضرورت ہے کہ 1947ء میں کیے گئے وعدے اور عہد کی تکمیل ہو سکے۔ کل بھی اصل بدف اسلامی ریاست تھا، آج بھی اصل مقصد وہی ہے۔



شکار ہو گیا۔ ملک دلخت ہو گیا۔ ایک حصہ جو آبادی میں زیادہ بھی تھا اس نے الگ ہو کر پاکستان کا نام بھی خلیج بنگال میں ڈیوبدیا و گردینیا میں شامی اور جنوبی کوریا یا شامی اور جنوبی ویسٹ نام ہو سکتے ہیں تو مشرقی اور مغربی پاکستان یا یک وقت گلوبل نقشہ پر کیوں نہیں رہ سکتے تھے۔ دلچسپ کہیں یا جیران کن اور آفسوسناک بات کہیں کہ مشرق پاکستان میں ہی مسلم لیگ نے جنم لیا اور مشرق پاکستان کی ہی سیاسی قیادت نے قرار داد لا ہور میں بعد ازاں تبدیلی کی جس میں originally ہندوستان میں Muslim states بنانے کا ذریحہ تھا۔

اس میں "states" کا "state" کاٹ کر Muslim state بنایا اور مطالبة پاکستان قانونی اور تحریری طور پر دنیا کے سامنے آیا۔ گویا قرار داد لا ہور 1940ء کے مطابق تو رصغیر میں مسلمان ریاستیں بن رہی تھیں زیادہ سے زیادہ ان کے درمیان کفیدریشن قائم ہو جاتی، لیکن ان آزاد ریاستوں کا معاملہ ختم کر کے 1947ء سے کچھ پہلے اسے ایک فیدریشن بنادیا گیا۔ لیکن ہم پاکستانیوں نے خود پر ظلم یہ کیا کہ ایک طرف تو قرار داد مقاصد اور علماء کرام کے ہائیکورٹ کو نظر انداز کیا گیا، جس سے پاکستان کی حقیقی اور روحانی بنیادی ختم ہو گئی۔

دوسری طرف اقتدار پر قبضہ کرنے والوں نے بالکل مختلف سمت پر یعنی سیکولر بنیادوں پر اندھادھن تعمیر شروع کر دی ظاہر ہے یہ بے بنیاد عمرارت زمانے کے تپھیروں اور اپنوں کی تحریک کاریوں کا کیسے مقابلہ کر سکتی تھی۔ پھر یہ کہ اس ذریعے سے بھی انحراف کر لیا جو پاکستان کو معرض وجود میں لا ایسا تھا، سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو قائد اعظم اور علامہ اقبال کے تصورات کے مطابق ایک حقیقی اسلامی ریاست بنادیا جاتا تو یہ بھلا یا جاسکتا تھا کہ پاکستان کے قیام کا ذریعہ کیا تھا۔ یہ ہماری دلی خواہش تھی اور ہے کہ کسی طرح مملکت خداداد پاکستان میں اسلام کا نفاذ تو ہو جائے اگرچہ عقلی اور منطقی طور پر ایسا ہوتا دکھائی نہیں دیتا اس لیے کہ آج بھی گئے گزرے زمانے میں تمام سروے کے مطابق 80 فیصد سے زائد لوگ پاکستان میں اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں لیکن عوام کی حقیقی خواہش کو کسی نہ کسی طرح manage کر لیتے ہیں لہذا نظام سیکولر بنیادوں پر ہی چل رہا ہے اور یہ manage کرنے کے لیے پاکستان میں چار مرتبہ مارشل لاء لگا۔ علاوہ ازیں یہ کہ اول تو زیر اعظم ہی اشرافیہ، مراعات یافتہ اور طاقتور طبقات کی مرضی سے بنتے ہیں یعنی پہلے ہی یوں عوام کے اس حق پر ڈاکہ ڈالا جاتا پھر یہی طبقات اس کو دوران حکومت بھی اپنے تابع رکھتے ہیں۔ لیکن اس غلطی کا علاج بھی غلط طریقے سے کیا گیا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ لوہے کو لوہا کا شاہی یعنی پر در پر انتخابات کروائے جاتے اور عوامی سطح پر یعنی سیاسی سطح پر مارشل لاء کا ڈاکہ کر مقابلہ کیا جاتا لیکن سیاست دان اور عوام ہمت مرداں کا مظاہر و نہ کر سکے اور نہ ہی عدالیہ نے مدد کی بلکہ عدالیہ نے تو نظریہ ضرورت ایجاد کر کے انتہائی مخفی روں ادا کیا لہذا غلط اقدار متحمل ہوتی چل گئیں۔ یہاں تک کہ مفاد پرست اشرافیہ عوام کے

رب، فرداور بندوں سے متعلق صل کے تکالیف



مسجد جامع القرآن اکیڈمی، کراچی میں امیر شیعیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ علیؒ کے 25 اگست 2023ء کے خطاب جمعہ کی تخلیص

ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ہم نے مبہم کامیابی پا کیا۔ پاکستان: نفاذ عدل
اسلام اس لیے رکھا کہ اگر زندگی کے تمام گوشوں میں عدل
مطلوب ہے تو ان تمام گوشوں میں اسلام کی عطا کردہ
تعلیمات کے نفاذ کے لیے کوشش کرنا ہوگی۔ کیونکہ عدل
صرف العادل اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی میسر آئے گا۔
ورزیدنیا کے مسائل بڑے پیچیدہ ہیں۔ اگر مرد نظام تکمیل
دے گا تو وہ عورت کا استھان کرے گا، عورت کے
باہمیہ میں سارا نظام آئے گا تو مردوں کا انساف نہیں ملے گا،
مرسماں یہ دار نظام تکمیل دے گا تو وہ مردوں کا استھان کرے
گا۔ جیسا کہ اب بھی مردوں کی آٹھ گھنٹے کی وجہ
اور کام سول گھنٹے کا کروایا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مردوں
نظام تکمیل دے گا تو سرمایہ داروں کی شامت آئے گی۔
حقیقی عدل اور انساف اس وقت قائم ہو گا جب انسان کو
بنانے والے رب کا نظام نافذ کیا جائے گا۔ بہر حال عدل
اسلام کی تعلیمات کا کیفیت و رذہ ہے۔ اس حوالے سے چند پہلو
آپ کے سامنے پیش کرنا مقصود ہے۔

1- فرد کاذبی عدل

بندہ اپنی ذات کے ساتھ عدل کرے۔ ایک صحابی کی زوج محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو گئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی! میرے شہر بیہقی فیض روزہ رکھتے ہیں اور پوری پوری راست نوافل میں گزار دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی "کو بلاد کر پوچھا کہ کیا یہ حق ہے؟ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایسا مست کرو۔ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے تھماری اسکو کہا بھی تم پر حق ہے تھماری یہی کوئی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔"

ای طرح اللہ تعالیٰ کی اپنی شان ہے۔ فرمایا:
﴿قَاتِلًا مَا يُقْسِطُ ط﴾ (آل عمران: 18) ”وَهُدُلْ وَقْطٍ
 کا قاتم کرنے والا ہے۔“
 سورۃ الحمد میں اللہ کے رسولوں کا یہ مشن بیان ہوا
﴿لَيَقُولُونَ النَّاسُ إِنَّا لَنَقْسِطُ ح﴾ (آیت: 25)
 ”تاکہ لوگ انصاف پر قاتم ہوں۔“
 رسول اللہ تعالیٰ نبی یحییٰؑ سے کہوا گیا:
﴿وَأَمِنْتُ لِأَعْدَلُ بَيْنَكُمْ ط﴾ (اثری: 15) ”اور
 (آپ کہہ دیجیے کہ) مجھے حکم ہوا کہ میں تمہارے درمیان
 عدل قاتم کروں۔“

قرآن و حدیث میں افرادی اور اجتماعی دونوں گوشوں میں عدل پر جا بجا زور دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا امام العادل ہو گئی عدل کرنے والا حکمران۔ اسی طرح حصور سلطنتی نے فرمایا: کچھ لوگ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سامنے میں ہوں گے ان میں پہلا امام العادل ہو گئی عدل کرنے والا حکمران۔

ہوں گے۔ اس کے برعکس ظلم کرنے والے اندھیروں میں
ہوں گے۔ انہیں جنت کی طرف راست نہیں ملے گا۔ الصراط
پران کے لیے روشنی نہیں ہوگی۔
عدل کی ضد ظلم ہے۔ کسی شے کو اس کے مقام پر
درکھانadel ہے جبکہ کسی شے کو اس کے مقام سے ہٹا دینا ظلم
ہے۔ ظلم خود تاریخی ہے اور اس کا راتکاب کرنے والے بھی
تاریخیوں میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کی رسائی سے

خطبہ مسنوتوں اور تلاوت آیات کے بعد!
 تحقیق اسلامی کے زیر انتظام بنا کے پا کستان: نماذ
 عدل اسلام ممکن جاری ہے۔ پا کستان کا استحکام ہمیں عزیز
 ہے، اب اس کی بقاء کا مسئلہ ہمارے سامنے ہے۔ اس کا
 واحد حل یہ ہے کہ جس نام پر ہم نے پا کستان کو حاصل کیا تھا
 اس وعدے کو پورا کرنے اور اللہ کے عطا کرو دین اسلام
 کو غالب کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ اس پر ہماری
 پیش رفت اور توکوچہ بھی ہو۔ پا کستان بھر میں ہم اس پیغام
 کو عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
 عدل کا مفہوم

عمل اور انصاف دل علیحدہ اصطلاح میں ہیں۔ انصاف کے معنی میں نصف کرنا، برابر تقسیم کرنا۔ جبکہ عمل سے مراد یہ ہے کہ جو جس کا حق ہتا ہے وہ اس کو دیا جائے۔ مثال کے طور پر کسی شخص کا ایک بینا آنھے سال کا ہے اور دوسرا انمارہ سال کا ہے۔ دونوں کو شفقت اور حسن سلوک کے لحاظ سے برابر کھانا انصاف ہو گا جبکہ عمل یہ ہو گا کہ جو خرچ وہ آنھے سال کے میٹے کے لیے کرتا ہے، اس سے زیادہ انمارہ سال والے کے لیے کرتا ہو گا، یعنکہ اس کے اخراجات زیادہ ہیں، لہذا یہ اس کا حق ہے کہ اس پر زیادہ خرچ کیا جائے۔ بہر حال عمل کا تقاضا یہ ہے کہ افراد و

تفریط سے بچتے ہوئے اعتدال کی راہ اختیار کی جائے۔
عدل و قسط
الله تعالیٰ نے کم و بیش 22 مرتبہ عدل کے لفظ کو
قرآن مجید میں استعمال فرمایا۔ قرآن کریم میں نقطہ نظر
بھی اسی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ
ہے: «يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُنُوْنَا قَوْمَنِينَ
بِالْقِسْطِ» (النَّاسٌ: 135) اے اہل ایمان، کھڑے
ہو جاؤ تو کوئی ثبوت کے ساتھ عدالت کو تکمیل کرنے کے لئے۔

مرتبہ ابو ابراهیم

تو دین کا خوبصورت پہلو سامنے آئے گا کہ وہ زندگی کے ہر گوئے میں ہم سے عدل کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی طریقے میں بیرونی بھی صاحب ہو جائے اور دوسری طرف یہ انتہا ہو کر فرض نہایتی صاحب ہو جائے اور دوسری طرف یہ انتہا ہو۔

رب کے ساتھ عدل

جیسے اپنے آپ کے ساتھ عدل کرنا ہے اسی طرح اپنے رب کے ساتھ بھی عدل کرنا ہے۔ عدل یہ ہے کہ جو جس مقام کا تقدیر ہے اسے اُسی پر رکھا جائے اور ظلم یہ ہے کہ اس کو اس کے مقام سے بٹاؤ یا جائے۔ سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟ ارشاد ہوا: «يَعْلَمُ لَا شُرِّكَ لِلَّهِ طَرَاطِ الظُّلْمِ عَظِيمٌ» (القان) اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

بندہ شرک کرتے ہوئے اللہ کو اس کے مقام سے بٹا دیتا ہے۔ جیسے ایک تصویر ہے کہ چپراہی کی مٹھی گرم کرو گئے تو فائل اور جائے گی، ایسے ہی اللہ کے بارے میں بھی یہ مشکل کا نہ تصویر ہے کہ وہ براہ راست نہیں سنتا، کسی کو دریا کی کریں۔» (الذاریات: 56)

پریس ریلیز یک سمیوم ستمبر 2023ء

سیسکتی اور بلکتی عوام پر بھلی کے بعد پیڑوں بھر کر ادیا گیا

شجاع الدین شیخ

سیسکتی اور بلکتی عوام پر بھلی کے بعد پیڑوں بھر کر ادیا گیا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ کرتوز رگانی سے عوام کی زندگی پسلے ہی اجریں ہو چکی تھیں کہ پر پہ بھلی، پیڑوں، چینی، ادویات اور بنیادی ضروریات زندگی کی تمام اشیاء کی قیمتیں ہوش رہا اضافہ نے عوام کو زندگی درگور کر دیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک سوچے سمجھے منسوب کے تحت عوام سے جیسے کا حق چھینا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سودی قرض حاصل کرنے کے لیے آئی ایف کے ساتھ خخت ترین شرائط پر کیے گئے معابدوں نے ملک و قوم کو اس بڑی طرح بکھڑایا ہے کہ ہم کوئی فیصلہ اپنی مرضی اور عوامی مفاد میں نہیں کر پا رہے۔ پھر یہ کہ پون صدی سے اشرافی قوی خزانہ اور بلکی وسائل کو بے درودی سے لوٹ رہی ہے لیکن اسے قانون کے قلچے میں لانے کی کوئی جرأت نہیں کر رہا۔ ایک طرف عوام انساں کو مہنگائی کے پیڑا تلے دادیا گیا ہے جبکہ اشرافی کی مراعات میں بدستور اضافہ کیا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کو درپیش تباہ کن معاشری اور سیاسی حالات کے سیاست دان اور رسول ایڈٹ ملٹری ہیور کر لیں سب ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مہنگائی کے خلاف پڑاں ہم عوامی احتجاج کی مکمل تائید کرتے ہیں اور اس مشکل کھڑی میں عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کو خارجی اور داخلی سطح پر مکمل طور پر خود مختار کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ سو اور کرپشن کی بنیاد پر کھڑے ہیں گے استحصالی معاشری نظام کو جز سے اکھاڑا جائے۔ قومی سطح پر کافیات شعاری کو بطور پالیسی اپناتے ہوئے قربانیوں کا آغاز اشرافیہ اور ریاستی اداروں سے کیا جائے۔ حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو غور کرنا ہو گا کہ عوام دشمن پالیسیوں کے باعث ملک میں اس قدر اخطراب اور اشتعال پیدا ہو چکا ہے کہ ملکی سلامتی بھی خطرہ میں پرستی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پاکستان کے معاشری مسائل کا حل یہ ہے کہ ملک میں اسلام کے عادلانہ معاشری نظام کو نافذ کیا جائے تا کہ عوام کے بنیادی مسائل بھی حل ہوں اور ملک ترقی اور خوش حالی کی طرف گامز ہو سکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ تحریث انشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

شکار ہو جانا عدل و انصاف نہیں ہے۔ یعنی ایک طرف یہ انتہا ہو کر فرض نہایتی صاحب ہو جائے اور دوسری طرف یہ انتہا ہو۔ افضل نمازوں اور روزوں میں تو بہت آگے ہے لیکن اپنے حق میں بھی اور حقوق اصحاب میں بھی کوئی انتہا ہے تو یہ عدل کے ممانی ہے۔ اسلام رہنمائی سے منع کرتا ہے کہ بندہ زندگی کے معاملات کو ترک کر کے جگلوں اور بیاناؤں میں نکل جائے۔ یہ غیر فطری زندگی اسلام کو مطلوب نہیں ہے۔ بندے پر اس کے نفس کا بھی حق ہے اور نفس کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اسے جنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے اہل ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے۔“ (التحريم: 6) بعض لوگ کبھی دین پر عمل کرنے والوں کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ وہ مسجد میں لگنے والے درس میں لگنے والے بھائیوں میں لگر جتے ہیں، درس میں فکر کرنے والے بھائیوں میں لگر جتے ہیں ان کو دنیا کی فکر کرنی نہیں ہے۔ دین والے بھائی ان کو جواب دے سکتے ہیں کہ تم بھی 24 گھنٹے کرانے میں لگے رہتے ہو، فلمیں، ناچ گانوں، سارث فون میں لگے رہتے ہو اور دیگر کئی سفرگردیوں میں لگے رہتے ہو کیا تمہیں خدا کا خوف ہے؟ تم پر اللہ کا بھی کوئی حق ہے کہ نہیں؟ فرائض و احتجاجات ادا کرنے ہیں کہ نہیں؟ حالاً کہاں چاہیے۔ بالکل ٹھیک ہے، مگر والوں کی فکر کرنی چاہیے، یہ تو دین کا تقاضا ہے لیکن دین کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو جنم کی آگ سے بچاؤ۔ اس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ کمائی ہے۔ جائز کاموں پر خرچ ہو اور دین کے احکامات پر عمل ہو۔ اگر کسی نے اپنے نفس کو جنم کی آگ سے بچایا تو یہ بہت بڑی کامیابی ہو گی، قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: ”تو جو کوئی بچا لیا گیا جنم سے اور دخل کر دیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہو گیا۔ اور یہ دنیا کی زندگی کو اس کے سوا کچھ نہیں کہ صرف دھوکے کا سامان ہے۔“ (آل عمران: 185)

سورہ فرقان میں ذکر آتا ہے کہ ایمان والوں کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ تو وہ سمجھی کرتے ہیں اور نہ خرچ کرتے وقت ہتھ چھٹ ہو کر سارے ڈالتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَلَا تَمْجَهُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِثُ بِهَا وَلَا تَنْعِقِ بَنِينَ فَلِلَّهِ سَبِيلًا“ (بی اسرائیل: 14) اور مت بلند کرو آواز اپنی نمازوں میں اور نہ ہی بہت پلت رکھوں میں بلکہ اس کے بیان میں روش اختیار کرو۔“

عبادت کے دردیے ہوں، اخراجات کے معاملات ہوں یا شب و روز کے دیگر معاملات سب میں عدل مطلوب ہے، یہ اپنی جگہ اتنا بڑا موضوع ہے کہ اس کو کھو لئے جائیں

اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ تمہاری سب سے بڑھ کر گئیں اللہ کے لیے ہوتی چاہیے۔ ارشاد و باری تعالیٰ ہے: ”میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہاں کا پروگرام ہے۔“ (الانعام: 162) اللہ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوتا چاہیے سخاری شریف میں اس حوالے سے ایک حدیث ہے کہ: حسن نے اللہ کی خاطر کس سے محبت کی اور نفرت کی تو اللہ کی خاطر، کسی کو کچھ دیتا تو ان کی خاطر، کسی سے ہاتھ کچھ لیا تو اللہ کی خاطر تو یقیناً اس اپنے ایمان کی مکملی کر لی۔ چنانچہ اللہ کے ساتھ عدل ہے کہ سب سے بڑھ کر محبت، نفرت، اطاعت، محنت، فکر خوف اور راضی کرنے کی کوشش اللہ کے لیے ہو۔ کیا آئی اللہ میر اور آپ کا مقصد اول اور مطلوب اول ہے؟ رشتہ دار ناراض نہ ہو جائیں، دوست احباب ناراض نہ ہو جائیں ان کی تو فکر ہے۔ کیا ہمیں اللہ کی ناراضگی کا خوف ہے ارشاد ہوتا ہے:

(أَخْشِنُوهُمْ تَعَالَى أَحْقَى أَنْ تَخْشُوهُ كُلُّ إِنْ كُلُّهُ مُؤْمِنٌ (۴۰) (التوبہ) ”کیا تم ان سے ڈر رہے ہے؟“

اثر: احمد، حفظہ اللہ علیہ سلام، مسلم، محدث، ”

اللہ ریا دہ خدا ہے لہم اس سے دروازہ مرمون ہوں گے۔
خاندانی معاملات میں عدل
گھر بیوی اور خاندانی معاملات میں عدل کے بہبہ
سامنے پہلو ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد وی ہے تو اب

نہیں کہ بیویوں کو بیویوں پر ترجیح دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا اگر جائز ہوتی اولاد میں کسی کو کسی پر ترجیح دینے کی تو میں بیویوں کو ترجیح دیتا بیویوں پر مگر جائز نہیں۔ اگر بیٹے الہ کی نعمت ہیں تو بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں سورۃ الشوریٰ میں فرمایا: ”آسمانوں اور زمین کی باہم شما اللہ کے لیے ہے۔ وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جس چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے میئے دیتا ہے۔“

بے۔ یا وہ اپیں ملار کر دتا ہے میٹے اور بیٹیاں۔ اور مک چاہتا ہے با تجھ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ سب کچھ جانے والا چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔” (آیت: 49 اور 50)

وہ پوری قدرت رکھتا ہے سب کو سب کچھ دینے کی مگر اپنا مشیت کے مطابق جس کو جو چاہے عطا کر دے اور جس کی چاہے نہ کرے۔ تمیں اجازت نہیں کہ تم اولاد میں کسی کسی پر ترجیح دیں۔ فطری طور پر، قلبی طور پر کسی سے محبت ہونا الگ بات ہے مگر کافالت اور معاملات میں سے کے ساتھ برابر سلوک کرنا عدل ہے۔ اسی طریقے پر اُنکے ایک سے سلاسلہ تسلیم کا کام۔ تسلیم سکے۔

”ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن کی نصف صدی“

(مرکوی امتحان خدام القرآن لاہور کے زیر انتظام امتحان ڈپشن میں انفرادی)

لاہور (پر): مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر انتظام ”ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن کی نصف صدی“، کے عنوان سے 27 اگست 2023ء کو الحماء آرٹس کنسل لاہور کے آئی پوری ہم میں ایک اینٹریشل کافننس کا انعقاد کیا گیا۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن اور ایام دین کی جو درجہ بندیں تھیں میں مذکور گردیاں (شیعاع الدین شیع)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اسلام کے انقلابی پیغام کو وسیع پیانا پر عام کیا۔ (ڈاکٹر عارف شیر)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن کے ماتحت مذکور گردیں میں مذکور گردیں (درج ہے)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ اسلامی انقلاب کے داعی اور امت مسلمہ کو قرآن و سنت کی طرف واپس لانا چاہتے تھے۔ (ڈاکٹر ڈاکٹر نایک)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ میں مذکور گردیں میں مذکور گردیں کی ایام کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن میں (مشق طلاق سیو)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دعوت قرآن و اقامت دین کے سلسلے میں خدمات دور حاضر اور مستقبل کے لیے کسی نعت سے کم نہیں۔ (استاذ نعمان علی خان)

اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو جمیلیہ اسلام کی ایام میں مذکور گردیں میں مذکور گردیں (مشق طلاق شیع)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے سو شل میڈیا کلپس سے متاثر ہو کر نوجوانوں کی کثیر تعداد دین کی طرف لوٹ رہی ہے۔ (محمد علی، یو ٹوکل ب)

رجوع الی القرآن اور ایام دین کے ماتحت ڈاکٹر اسرار احمدؒ پر جمیلیہ اسلام کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن میں (مشق طلاق)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے امت کو قرآن کی طرف راغب کیا اور نظام خلافت کی اصطلاح کو زبانِ زد عام کیا۔ (ڈاکٹر صہیب حسن)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن کے ماتحت مذکور گردیں میں مذکور گردیں (ڈاکٹر حمادی)

قرآن مجید کے منتخب نصاب کو مرتب کرنا اور منہج انقلاب بنویں میں مذکور گردیں میں مذکور گردیں کو عام کرنا ڈاکٹر اسرار احمدؒ اہم خدمات ہیں۔ (ڈاکٹر عبدالعزیز)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ پر جمیلیہ اسلام کے ماتحت مذکور گردیں میں مذکور گردیں میں مذکور گردیں (ڈاکٹر حمادی)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے جہاد بالقرآن اور جہاد فی سبیل اللہ کے مربوط عنوانات کے تحت اقامت دین کی جدوجہد کا آفاقی پیغام دیا۔ (مصطفیٰ الترک)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ میں مذکور گردیں میں مذکور گردیں ایام کی تجدیدی مسائی اور تحریک رجوع الی القرآن میں (مشق طلاق)

تبلیغ اسلامی کے امیر حناب شیعاع الدین شیعیم نے پروگرام کے پیشہ میں اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے تحریک رجوع الی القرآن اور اجتماعیت کی شکل دے کر قرآن و سنت کی روشنی میں نظام قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہماری اقامت دین کی جدوجہد میں اتنی من و مصون لگا دیا۔ انہوں نے دین کو ایک پیشہ کے طور پر کمی نہ لی بلکہ للہیت کے جذب سے سرشار ہو کر اس کا خرچ میں حصہ لیا امیر طیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآن اور دین حق عطا فرمایا ہے۔ ایک طرف قرآن کو لے کر کھڑا ہونا اور اور ہمیں اُن کی تعلیمات سے فیض یا ب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور ذاکر اسرار احمدؒ کے بڑے صاحبزادے جناب ذاکر عارف رشید نے پروگرام کے دوسرے سیشن کے اپنے صدارتی خط میں کہا کہ ذاکر اسرار احمدؒ کا جمیع الیٰ قرآن اور اقاامت دین کا بندہ اور ان کی تجدیدی مساعی کو اپنے بچپن و جوانی کے واقعات اور مشاہدات کی روشنی میں بیان کیا۔ ذاکر اسرار احمدؒ نے اسلام کے انتقالی پیغام کو سچ پیچائے پر عام کیا اور اقاامت دین کی بھروسہ پور جو جہد کو اپنی زندگی کا مشن بنایا۔ انہوں نے تمام مہمان مقررین اور شرکاء محفل کا شکر یہاں ادا کیا۔

امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق نے کہا کہ ذاکر اسرار احمدؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل عطا فرمایا کہ وہ جسم اور روح دونوں کے طبیب کی حیثیت رکھتے تھے۔ ذاکر صاحب نے اپنی زندگی کو قرآن کی خدمت اور لوگوں کو قرآن سے جوڑنے کے کام میں وقف کر دیا۔ بدعتات اور باطل رسماں و رواج کے خلاف جہاد کیا اور سنت کا بول بالا کرنے کی جو جہد کی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی تحریک کا کارکن چاہے مشرق میں ہو یا مغرب میں اس کا بینادی ابجند اقرآن اور جہاد کے ذریعہ دین کی سر بلندی ہے۔ قرآن کی تعلیمات پر خود عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔ پھر اس کو قائم کی جو جہد کی جائے۔ ذاکر اسرار احمدؒ نے بلا خوف و خطر لٹکیز اور نام نہاد جہوری سیاست دنوں کو حق کی طرف دعوت دی، برائی میں منج لیا اور دین کو قائم اور غالب کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ مسلمانوں کو قرآن کے ساتھ جڑ کر فرقہ واریت کے خاتمے کی طرف راغب کیا۔ اس وقت ملک اور ملت اسلامی اخلاقی انجامات کا شکار ہے حکمران و عوام، تعلیمی اداروں، مدارس، سیاست، دیاست ہر جگہ سکول از مسراحت کر چکی ہے۔ ملک کو درپیش معماشی تباہی سے بچانے کے لیے بھی قرآنی تعلیمات اور صاحب قرآن سے تعلیمیں کی سنت پر عمل کرنا ہو گا۔

معروف موبائل اپسکر جناب قاسم علی شاہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ذاکر اسرار احمدؒ کو حکیم کی عظمت کے حوالے سے جو کام کیا اس پر آج بھی ہم تھیں کہربے ہیں۔ آج دنیا بھر کے سوچل میڈیا پلیٹ فارمز پر نظریات کی جگہ جاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کے انتظامی اور آفاتی پیغام کو عام کیا جائے تاکہ باطل نظریات کا باطل کیا جاسکے۔

معروف موبائل اپسکر جناب قاسم علی شاہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ذاکر اسرار احمدؒ کو جو عظمت عطا فرمائی وہ ان کے خالق حقیقی سے جاٹنے کے بعد پوری طرح ظاہر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ذاکر اسرار احمدؒ کی ذات سے ایک ادارے جسے کام لے لیا۔ آج کے زمانے کا سب سے بڑا چیلنج نوجوان نسل کی صحیح تربیت کرتا ہے۔ ذاکر صاحب کے سوچل میڈیا پر کلپس آج کی نوجوان نسل کی صحیح تربیت کے لیے بہت اہمیت کے حوال میں ہیں۔

یوتح کلب کے بانی رکن جناب محمد علی نے کہا کہ ذاکر اسرار احمدؒ کی شخصیت اور دعوت سے متاثر ہو کر نوجوانوں کی تعداد آج بھی دین کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ذاکر صاحب کے کلپس جو سوچل میڈیا پر موجود ہیں وہ لوگوں کے لیے کئی معاملات میں بہایت کا باعث ہیں۔ ان کے آزادوں سے لفکی تھی اور دوسروں کے دلوں میں گھر کر جائی تھی۔ انہوں نے ٹھوٹ عقیدہ کی دعوت دی، قرآن سے محبت کو جاگر کیا دین کے جامع تصور کو واضح کیا، علامہ اقبال کے پیغام کو عام کیا اور قند جال کے بارے میں آگاہی دی۔ معروف دانشور جناب احمد جاوید نے اپنے کام کے اگرچون آبادیاتی دور کے

گزر جانے کے بعد بہت سی تحریکوں نے احیائے اسلام اور تجدید دین کے لیے جو جہد کا علم اٹھایا اور خصوصی طور پر اسلام کے سیاسی نظام کے حوالے سے بحث کیا تھی اور کارناوں اور اقاامت دین و روحیۃ الیٰ قرآن کے سلسلے میں ان کی جو جہد کا امتیازی وصف یہ تھا کہ انہوں نے اس کی بنیاد تعلق مع اللہ پر رکھی۔ اگر یہ کہا جائے کہ اقبال نے امت کے سامنے دین کے تقاضوں کو جس طرح سامنے رکھا تھا ذاکر اسرار احمدؒ نے اس کو جامیعت کے ساتھ تبلیغی ملک دی تو غلط نہ ہوگا۔ انہوں نے شاہ ولی اللہ کی طرز پر خلافت انسانی کے ظاہری پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کے باطنی پہلوؤں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

معروف دینی سکارچناب ذاکر صعیب حسن نے انگلینڈ سے اپنے ویڈیو خطاب میں کہا کہ ذاکر اسرار احمدؒ نے امت کو رجوع الیٰ قرآن کی طرف راغب کیا اور نظام خلافت کی اصطلاح کو زبانِ زد عالم کیا۔ انہوں نے معاشرے سے جہالت، کرپش، بدعتات اور غیر اسلامی رسومات کے خاتمے کے لیے قرآن تعلیمات کے ذریعے علمی جہاد جاری رکھا۔ وہ پاکستان کو اسلام کا قائم جانتے تھے۔ وہ اندروںی اور بیرونی

صدر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور ذاکر اسرار احمدؒ کے بڑے صاحبزادے جناب ذاکر عارف رشید نے پروگرام کے دوسرے سیشن کے اپنے صدارتی خط میں کہا کہ ذاکر اسرار احمدؒ کا جمیع الیٰ قرآن اور اقاامت دین کا بندہ اور ان کی تجدیدی مساعی کو اپنے بچپن و جوانی کے واقعات اور مشاہدات کی روشنی میں بیان کیا۔ ذاکر اسرار احمدؒ نے اسلام کے انتقالی پیغام کو سچ پیچائے پر عام کیا اور اقاامت دین کی بھروسہ پور جو جہد کو اپنی زندگی کا مشن بنایا۔ انہوں نے تمام مہمان مقررین اور شرکاء محفل کا شکر یہاں ادا کیا۔

معروف اسلامی سکارچناب ذاکر ذاکر نائیک نے ملائیشیا سے دینے والے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ذاکر اسرار احمدؒ اسلامی انقلاب کے داعی اور امانت کو قرآن و سنت کی طرف واپس لانا چاہتے تھے۔ وہ بہترین مظفر قرآن تھے ان کی سیاست فکر بھی امتیازی سنتا تھا کہ انہوں نے 1995ء میں کہا تھا کہ JPB ایڈیا پر حکومت کرے گی۔ تب یہ ممکن نہیں لگا تھا لیکن بعد ازاں ذاکر اسرار احمدؒ سیاسی سوچ تھی ثابت ہوئی۔ ذاکر اسرار احمدؒ نے مجھے سادہ زندگی گزارنے کی تلقین کی اور دعوت دین کے کام کے لیے میری بہت حوصلہ فروغی کی اور رہنمائی فرمائی۔ وہ بہترین مقرر اور خطیب تھے انہوں نے بہت سے لوگوں کی زندگیاں بدلتے ہیں اپنا کردار ادا کیا۔

معروف عالم دین جناب مفتی طارق مسعود نے کہا کہ میرے نزد دیک ذاکر اسرار احمدؒ کا شمار در حاضر کی چار ہم ترین شخصیتیں میں ہوتا ہے۔ ذاکر صاحب نے قرآن کے ان مفہماں کو عام کیا اور لوگوں تک پہنچایا جس کا سبق امت مسلم بھول چکی۔ ہمارے ملک میں آج ایسے سکارچنابی موجود ہیں جو مغرب کو خوش کرنے کے لیے ببرل از من کی جانب گامزن ہیں۔ ذاکر اسرار احمدؒ کی پوری جو جہد لوگوں کو اسلام سے قرقرہ کرنے پر مشتمل ہے۔ ہمیں بیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کا مددگار بنا ہو گا۔ ہمیں اپنے بینادی اسلامی اصولوں پر کوئی سمجھوتا کیے بغیر دین پر قائم رہتا اور اس کی دعوت دینا ہوگی۔ ذاکر اسرار احمدؒ نے قرآن کی دعوت کو عام کرنے کے لیے اپنے دور کے جدید ذرائع کا بھروسہ پور استعمال کیا۔ انہوں نے پڑھ لکھنے طبقہ کو ان کی زبان اور اسلوب

سازشوں کے ذریعے اس فلکے میں تقبیب زندگی کرنے والوں کی شاندھی کرتے رہے اور ہر شخص کو اپنی بساط، صلاحیتوں اور استعداد کے مطابق دینی فضول ایسا ادا کرنے کی طرف تو جو دلاتے رہے۔ انہوں نے اپنی اولاد کے لیے دنیاوی مال و متعاق کی وجہے صرف دین کو بطور ورثچ چھوڑا۔

ذین یقینتی آف اسلام سٹریز پنجاب یونیورسٹی لاہور حناب ڈاکٹر محمد

hammad lkhooi نے کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی لوگوں سے محبت بھی قرآن و سنت کی بنیاد پر تحقیقی اور تائپندی یعنی بھی اسی بنیاد پر تھی۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے رجوع ایلی القرآن کے دروس کی تاثیر اور اس کی بنیاد پر علمی تحریک آج بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے عام آدی کو قرآن سے قریب کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

کافرنز کے دوران حناب حافظ عاطف و حید نے شیخ سیکرری کے فرائض سرانجام دیئے۔

ناظرین کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تاسیس کے 50 سال کامل ہونے پر بنیانی گئی خصوصی ڈاکٹرنیشنری بھی SMD سکریٹریز پر دکھائی گئی۔

عوام انسان نے بڑی تعداد میں کافرنز میں شرکت کی اور اخراج امام رشیس کو نسل آؤ یوریم کے دونوں ہال کچھ بھرے رہے۔ کافرنز کو سو شل میڈیا پر بھی براوڈ کیوں نے دعا کروائی۔ آخر میں امیر تنظیم اسلامی حناب شجاع الدین شیخ نے دعا کروائی۔

(جاری کردہ: دوسم احمد، نائب ناظم شعبہ شروداشاعت تنظیم اسلامی پاکستان)



مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے "شعبہ تحقیق اسلامی" (IRTS) کے ذریعہ تنظیم اسلامی عالمہ فاتحہ عالم کی ویب سائٹ

موباائل فون / آنی فون ایپس

- محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تھام تباہی میں موبائل فون پر مطالعہ کرنے کے لیے گوگل پلے سور پر کھیصیں:

Tanzeem Digital Library

- بیان القرآن کی آفیشل ایپ حاصل کرنے کے لیے گوگل پلے سور پر کھیصیں:

Bayan ul Quran - Dr Israr Ahmad IRTS

- محترم پروفیسر حافظ احمد یاڑ۔ لغات و اعراب قرآن پر ایپ سے استفادہ کے لیے گوگل پلے سور پر کھیصیں:

Lughat o Aerab e Quran

صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد حناب ڈاکٹر عبد السميع نے کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تحریک رجوع ایلی القرآن نے عام مسلمان کو بھی اللہ کے فضل سے جیجاد بالقرآن کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا پیغام دیا۔ تصوف کا اصل موضوع بھی تعلق مع اللہ ہے اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے معروف حدیث کے حوالے سے احسان کے درچ کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کے منتخب نصاب کو مرتب کر کے درحقیقت قرآن کو بخشنے کے لیے ایک اہم ذریعہ فراہم کیا۔ پھر یہ کہ منصب نبوبی ملنی چاہیے کے ذریعہ سریت نبی ﷺ میں اقامت دین کی جدوجہد کے انتقالی پہلو کی طرف توجہ دلائی۔

صدر انجمن خدام القرآن مatan حناب محمد طاهر خاکوانی نے کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ مبسوی صدی کے دوران تجدید اسلام کے حوالے سے اہم شخصیت ہیں جنہوں نے امت مسلمہ کو قرآن سے جزو اور مسلمانوں کو اسلام کے غلبے کا سبق یاد دلایا۔ قرآن کے ذریعہ جہادی اہمیت کو اجاگر کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن ای دنیا میں اقوام کو عروج دیتا ہے اور قرآن کو چھوڑ کر تو میں ذلیل و رسوا ہوتی ہیں۔ دور نبوبی ملنی چاہیے کی اصطلاحات کو اسلام کے اولين دور کی روح کے مطابق زندہ کیا۔ رسول ملنی چاہیے کے اسود کی افراہی اور اجتماعی زندگی میں کامل ہیروی کی دعوت دی اور اس کے مطابق اقامت دین کی جدوجہد کے لیے قربانی دینے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص عایات کی کہ مختلف شہروں میں قرآن اکیدہ میز مقام ہو یعنی۔ پھر یہ کہ ان کا پیغام آج بھی سو شل میڈیا کے ذریعے بھر پور انداز میں پھیل رہا ہے۔

اسلامک آر گنائزیشن آف ناچھا مریکہ کے امیر حناب مصطفی الفرک نے اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے جیجاد بالقرآن اور جہاد فی سبیل اللہ کے مربوط عنوانات کے تحت اقامت دین کی جدوجہد کا آفاقی پیغام دیا۔ اسلامک آر گنائزیشن آف ناچھا مریکہ کا قیام ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی محنت کا پھیل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن سے دوری امت مسلمہ کے زوال کی بنیادی وجہ ہے اور رجوع ایلی القرآن ای سے امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ ہو سکتی ہے۔ قرآن سے حقیقی تعلق افراد، مسلم کیوں نی اور ریاست کی سطح پر اسلام کے احیاء کا باعث بنے گا۔ قرآن ای مسلمانوں کے مابین اتحاد و اتفاق کا ذریعہ ہے۔

جزانوالیں اپنے نئیں اگر دعائیں ملے جیسا کافی تاجیر آنگی بھریتی کی اس کے شیئے میں کچھ اگلے نئے ناٹوں کو انتہیں ملے
آنکو جوانی پاچھے ملے دعائیں کی تھیں گرتے داں کوئی کہر میں کھڑا کرنا پاچھے ہے لیکن گرا

جب قرآن پاک کی بھرمتی اور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مجرموں کو سزا نہیں ملتی تو مسلمانوں میں غم و خصہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ
سے سانحجزانوالہ جیسے واقعات ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات کو روکنے کے لیے گستاخوں کو سزا دی جائے: آصف حمید

санحجزانوالہ کے پیچے پکڑ لیں دعائیں معاصر کوئی دھیے ہیں جو اس طلاق کو جانہ ملے کہا کرنا پاچھے ہیں ہے ملے الارث

سانحات جزانوالہ اور صدر علوی کی ثبوت کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ زگاروں کا اظہار خیال



جب نہیں کہ جن کے عیمیں سچے بنوئیں میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے انہیں وہاں پھرایا اور انہیں عبادت کی اجازت دی۔
فتح بیت المقدس کے موقع پر دیکھنے خواہ عیمیں سورخین
اعتراف کرتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوا تو عیمیں
پادریوں نے انہیں آفریدی کہ چرچ میں نماز پڑھ لیں۔
حضرت عمر بن الخطاب نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ اگر آج
میں نے چرچ میں نماز پڑھ لی تو بعد وارے مسلمان آپ کی
عبادت گاہوں پر تعذیب کر لیں گے۔ عیمیں توہل کتاب ہیں،

ان کے لیے تو یہی ہی اسلام زندگوں کو شرکت ہے لیکن ان

کے علاوہ بھی تمام غیر مسلمانوں کے حقوق کو اسلام تحفظ دیتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ان کے خداوں کو برامت کو۔
اگرچہ اس کی وجہ یہ تھی کہ جواب میں وہ ہمارے خدا کو برا
بھلا کنیں گے لیکن ہر حال اللہ نے مشرکین کے بتوں کو بھی
براحبلا کنیں سے روک دیا۔ اسی طرح غیر مسلمانوں کو اپنی
عبادت گاہوں کے اندر عبادت کرنے کی اسلام پوری اجازت
دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے مذہب کی کھلے عام تبلیغ نہیں کر
سکتے کیونکہ اسلامی ریاست نے ان مذاہوں کو بھی دیکھتا ہوتا
ہے جن پر وہ قائم ہوتی ہے۔ البته اسلام غیر مسلمانوں کی
عبادت گاہوں کو گرانے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کسی کی
جان، مال، عزت مسلمان پر حلال نہیں ہے۔ اسلامی
تاریخ میں اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک کی ایسی مثالیں
 موجود ہیں جن کی نظر نہیں پیش کی جاتی۔ ایک یہودی بوڑھا

بازار میں مانگ رہا تھا، حضرت عمر بن الخطاب نے پوچھا کیوں
مانگ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں ضعف کی وجہ
سے کمائیں سکتا کہ جذبے ادا کر سکوں، آپ نے فوراً ایکش

لیا اور کہا کہ جب تک یہ جوان تھا تو ریاست کا جذبے ادا کرتا
تحاصل ہے یہ بوڑھا ہو گیا تو ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ
اس کی کفالت کرے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک شہر کو

مرقب: محمد رفیق چودھری

سوال: سانحجزانوالہ پوری پاکستانی قوم کے لیے
باشد نہ دامت بنا، آپ نے وہاں پر وزٹ بھی کیا ہے، پچھے
تفصیل بتائیے کہ یہ واقعہ کیسے رہا ہوا؟

عبدالوارث: سب سے پہلے تو ایسے واقعات کا
بیس منظر آپ دیکھیں کہ کس طرح کچھ عرصے سے پاکستان
میں اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے واولیٰ کیا جاتا ہے، ان
کی عبادت گاہوں کے حوالے سے عدم تحفظ کا اظہار کیا
جاتا ہے، غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے پر اعتراض کیا
جاتا ہے اور پھر اس حوالے سے مخصوص طبقہ کمیاحتاج
بھی کرتے نظر آتے ہیں۔ 11 اگست 2023ء کو کراچی

میں اس طرح کا ایک احتجاج ہوا۔ اس کے بعد 16 اگست
کو ایک خبر آتی ہے کہ ایک گلی میں قرآن مجید کے صفات
بکھرے ہوئے ہیں اور ان پر غیر مناسب کلمات لکھے
ہوئے ہیں۔ علاقہ کے ایسی ایچ او کو اس حوالے سے آگاہ
کیا جاتا ہے، وہ تو عمداً مشاہدہ کرتا ہے۔ اس دو روانہ وہاں کے

معصی اسٹینٹ کمشنر شوکت مسیح نے مسکی آبادی کو وہاں سے
نکال کر ان کے گھر خالی کروائے، اس کے بعد جب پولیس
مسکی آبادی کو بچایا۔ یہ حقیقت دنیا کے سامنے کیوں نہیں
لائی جاوی۔ میڈیا صرف مسلمانوں کے خلاف پروپگندا
کیوں کر رہا ہے؟ یہ ایل سوچنے والی بات ہے۔

سوال: دین اسلام اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے
ہمیں کیا رہنمائی دیتا ہے؟

ایوب بیگ حزا: اسلام نے باقاعدہ ضابطہ ریاست کے
اس سارے پل منظروں کو گردہ ہیں میں رکھیں تو صاف دکھائی
دیتا ہے کہ یہ سارا کچھ Preplanned تھا۔ اس کے
پیچھے کچھ ملک دشمن عناصر میں جو امن و امان تباہ و برداشت
چاہتے ہیں۔ تحریک اور رپورٹ کے مطابق 19 چرچ اور
66 گھروں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس ساری صورتحال میں

ہے کہ سانحہ کے اصل ملزموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ اسی وجہ سے فسادات ہوتے ہیں۔

عبدالواز: تم مسلمان کو اس وقت تک گرفتار کیا گیا ہے، لیکن یہ جرمان کن بات ہے کہ جن کے اوپر الزمم لگا ہے، کہا جا رہے کہ ان کے وزیرے، بکٹ وغیرہ باہر جانے کے لیے نظرم ہو چکے تھے۔

سوال: 19 کے قریب چرچ، کنیت گھر، پیجوں کے جیزا در پورے پورے گھر تباہ ہو گئے۔ آپ یہ بتا یہیں کہ حکومت اب کیا کر رہی ہے۔ وزیر اعظم صاحب جا کر متاثرین کے سر پر ہاتھ پھیڑ رہے ہیں، ان کو تسلیاں دے رہے ہیں، اسی طرح وزیر اعلیٰ صاحب جا رہے ہیں، متاثرین کے لیے کچھ رقوں کا بھی اعلان ہو رہا ہے لیکن ان سارے اقدامات سے یہ مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جائیں گے؟

ایوب بیگ مرزا: اس طرح کے واقعات یقیناً پہلے بھی ہوئے ہیں اور ہماری حکومتوں کا روپ یہ یہی رہا ہے کہ متاثرین کو کچھ پہیے دو، ان کے سر پر ہاتھ پھیڑ دو اور ایک پر یہیں کافرنز کرو دو۔ لیکن اس طرح یہ مسئلہ مستقل طور پر حل نہیں ہوتا۔ اصل ضرورت ہے اس بات کی ہے کہ نظام عدل قائم ہو۔ ہر شخص کو معلوم ہو کہ اگر اس نے جرم کیا تو سزا لازمی ملے گی اور میں نے جرم نہیں کیا تو مجھ کچھ نہیں ہو گا۔ اسلامی تاریخ میں ایسا بھی ہوا ہے کہ خلیفہ وقت کے خلاف فیصلہ آگیا، اس نظام میں غیر مسلمانوں کو بھی برابر انصاف ملتا تھا۔ ایسا یہ نظام قائم کرنے کی ضرورت ہے تب یہ مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جاوہت جو تسلی، شفیق، میے، اعلانات وغیرہ حکومت کر رہی ہے اس طرح تھوڑی دیر کے لیے خاموشی ہو جائے گی لیکن پھر کوئی ایسا یہی واقعہ رونما ہو جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ طرف ملزموں کو ڈھونڈ کر ایسی عبرت ناک سزا دی جائے کہ باقیوں کے لیے عمرت بن جائے۔

اصف حمید: کسی بھی اقلیت کے خلاف اسلام اور خلاف انسانیت قانون کو ہاتھ میں لینا خلاف اسلام اور خلاف انسانیت ہے اور ہر لحاظ سے اس کی مذمت کرنی چاہیے لیکن آپ یہ اندازہ بنتیجے کہ بھارت میں کتنے چرچ جلا گئے، وہاں کس قدر انسانی حقوق سلب ہو رہے ہیں، مسلمانوں کے ساتھ کتنے مظالم ہو رہے ہیں لیکن ان مظالم کو عالمی میدیا پاٹیں دکھاتا اور نہ امریکہ کے کان پر جوں تک نہیں رسنگتی ہے۔ انڈیا میں جتنا بڑا واقعہ بھی ہو جائے تو پورا مغرب خاموش بیٹھا ہوتا ہے، کوئی پابندی نہیں لگتی، کوئی سفارتی تعلقات منقطع نہیں ہوتے۔ پاکستان میں اگر اس طرح کا کوئی واقعہ ہو جائے تو پورا مغرب آسمان سر پر اٹھا

ملے گا، اگر ایسا ہوا ہے اور ان صفحوں پر نہیں یہ کلمات بھی لکھے ہوئے تھے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ اشغال انگریزی کی کوشش تھی۔ اس پر بھی بات ہوئی چاہیے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایسے واقعات نہ ہوں جیسا کہ جلا گھیرہ اور توڑ پھر جرزاں میں ہوں جیسا کہ تو آپ ایسے لوگوں کو بھی سزادیں جو گستاخی کے مرتب ہوتے ہیں۔ جب گھوٹیں ایسے لوگوں کو سزا نہیں دیتیں تو پھر عوام کے جذبات بھر کتے ہیں اور پھر ایسے سانحات رونما ہوتے ہیں۔ اس غیر یقینی کی صورت حال سے وہ بیرونی قوتیں بھی فائدہ الحادی ہیں جو پاکستان میں فساد پھیلانا چاہتی ہیں تاکہ پاکستان دنیا میں بدنام ہو، اس پر پابندیاں لیں۔ لہذا میر امشورہ یہ ہے کہ

ایک مسیحی بڑکے سے شادی سے انکار پر مسلمان بڑکی کا

نہ صرف ریپ کیا گیا بلکہ اسے قتل بھی کیا لیکن آج تک

بڑکی کے درشاء کو کوئی انصاف نہیں مل سکا۔ جبکہ دوسری

طرف مسلمانوں کے خلاف ہر اقدام کیا جاتا ہے۔

ہمارے جو مقتدر حلے ہیں وہ عدل و انصاف سے ان معاملات کو حل کریں۔

عبدالواز: ایسے واقعات کے پیچھے وجوہات میں

کچھ تھیں کہ در ارشاد ہوتے ہیں یوں کہ ایسے لوگوں کو یورپ ویزے، پروگریشن اور پر ڈوکول دیتا ہے۔ اس لائق میں بھی کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ پھر اس کے پیچھے سازشی پاتھ بھی ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ قانون کا غلط استعمال بھی اس کی ایک وجہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ تو یہ رسالت کے 1300 کیسے صرف 14 کیسے میں سب سے بیشتر نہیں پڑھے تو اس کو ناچاہی دیا گیا۔ اصل اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس قانون کو ختم کر دیا جائے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس قانون پر جھیک طریقے سے عمل درآمد کروایا جائے تو ایسے واقعات نہیں ہوں گے

ایوب بیگ مرزا: سب سے پہلے تو گھومنی سطح پر تسلیم کیا جائے کہ یہ وہ سانحات تھے۔ پہلا سانحہ وہ تھا جب

قرآن مجید کی بے حرمتی کی گئی اور جی کریم سلسلہ نبی کی شان میں گھٹاخی کی گئی۔ اس کی وجہ سے پھر دوسرا سانحہ ہوا کہ بعض شرپرندوں نے قانون کو ہاتھ میں لیا اور لوگوں کے گھروں کو جلا یا۔ ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں لیکن اگر آپ پہلے سانحہ کا ذکر نہ کریں اور اس کے ذمہ داروں کو پکڑ کر نہ کہرے میں ہی شلا میں تو پھر یہ انصاف نہیں ہے۔ آئی جی پیلس نے بھی یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ وہ ملزم تو یورپ ملک فرار ہو چکے ہیں۔ یعنی اس کا مطلب

محبوبین نے فتح کیا اور اس کے بعد جزیرہ کی وصولی شروع کی۔ چند دن بعد اخلاق اسلامی لٹکر کے کمانڈر نے تمام شہر یون کو شہر سے کوچ کا حکم آگیا لٹکر کے کمانڈر نے تمام شہر یون کو جمع کیا اور سب کا جذبہ یہ کہہ کرو اپس کرو دیا کہ ہم نے جذبہ اس لیے لایا تھا کہ آپ کی خلافت کریں گے لیکن اب ہمیں بیہاں سے جانے کا حکم آگیا ہے لہذا ہم جذبہ یا اپس کر رہے ہیں۔ ایسی مثل دنیا کی اور تاریخ میں نہیں ملتی۔

مسلمانوں کا ہمیشہ اقوام کے ساتھ میکی رو دیدہ ہا ہے۔

البیتہ اسلامی ریاست اقوام کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ اسلام، مسلمانوں اور اسلامی ریاست کے خلاف مازشیں کریں یا اسلامی شعائر کے نقص کی گامی کریں۔ اسی طرح انہیں اسلامی ریاست کے معاملات میں مداخلت کی

بھی اجازت نہیں ہے۔

سوال: پاکستان میں ایسے واقعات رونما کیوں ہوتے ہیں، کتنی سال پہلے لاہور میں جوزف کا لوٹی میں ایسا ایک

وقایت ہوا، پھر ایک مرتبہ سیاکلوٹ میں ہوا، اب جرزاں میں ہو گیا، ایسے واقعات کے اصل حرکات کیا ہیں؟

اصف حمید: اس وقت اگر آپ ایک scenario

دیکھیں کہ کوئی بھی شخص اسلام کے خلاف کوئی بات کرے تو اس کو یوپارڈ ملے شروع ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر

کچھ تھی کہ در ارشاد ہوتے ہیں یوں کہ ایسے طور پر ملالہ یوسف زدی نے جب دہشت گردی کی آزمیں اسلام کو تاریکت کرنا شروع کیا تو اس کو نوبل انعام دیا گیا۔ اصل بھی کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ پھر اس کے پیچھے سازشی پاتھ بھی ہوتے ہیں اور بدعتی سے امت مسلم خواہی نہیں اسیم کا حصہ بن رہی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے جو ایسی دعویٰ ہے اسی میں ایک تھیزی کا حصہ ہے اور بدعتی سے اپنے یہی تھیزی توند ہونے کے برابر دکھائی جاتی ہیں لیکن اگر کہیں اسلام کو ridicule کیا جا رہا ہو یہی تھیزی کی وجہ میں کھل کر تھرے کرتے ہیں۔ اسی طرح مغرب میں آئے روز مسلمانوں کے جذبات کو جموجمع کیا جاتا ہے، تو یہ رسالت کے واقعات ہوتے ہیں، قرآن کی بے حرمتی کے واقعات ہوتے ہیں اور یہ اس کی پشت پناہی کرتی ہیں جیسا کہ فرانس کے صدر نے کیا۔ مسلمان ممالک میں ایسے واقعات کے خلاف احتجاج ہوتا ہے لیکن باقاعدہ کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ جیسا کہ پاکستان میں آج تک کسی گستاخ رسول کو سزا نہیں ملی۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ جو بھی اسلام کے خلاف بات کرتا ہے تو اس کو مغرب کا ویزہ مل جاتا ہے، مغرب اسے پر ڈوکول دیتا ہے جیسا کہ یہ ملعون کوڈ دیا گیا۔ اس وجہ سے پھر ایسے واقعات میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں سانحہ جرزاں میں واقعات رونما ہوتے ہیں۔ کسی کو قرآن مجید کے صفحے چھاڑنے سے کیا

لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پاکستان کو دباؤ میں لانے کے لیے یہ سب کیا جاتا ہے۔ بڑا نوالہ واقعہ میں ملوث افراد کے پارے میں بھر بے کہ وہ وہاں کے مقامی نہیں تھے، اس کا مطلب ہے کہ کہیں سے بھیجے گئے تھے اور یہ ایک پورا پیلان تھا۔ پوری قوم کو اس بات کو سمجھنا چاہیے اور مطالبہ کرنا چاہیے کہ عدل پورا ہونا چاہیے۔ سانحکی وجہ نہیں والوں کو سزا ملے گی تو آئندہ ہا یہ واقعات بھی نہیں ہوں گے۔

سوال: کہا جا رہا ہے کہ اس سارے واقعکی آزیں میک دینی جماعت پر پابندی لگانے کی تیاری کی جا رہی ہے جلد اس دینی جماعت نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہم اس واقعکی میں ملوث نہیں ہیں۔ آپ کے خیال میں اس رائے میں وزن ہے؟

کے لیے پارلیمنٹ کو اپنی بھیج دے اور پارلیمنٹ نظر ثانی کر کے دبارہ صدر کی منظوری کے لیے بھیجے۔ اب اگر صدر دستخط نہ بھی کرے تو دس دن کے بعد وہ قانون بن جائے گا۔ حالیہ واقعیں صدر کے پاس بلیلی مرتبہ بھیجا گیا تھا اس لیے آئینی طور پر وہ قانون نہیں بن سکتا۔ اس بات کو وزیر قانون نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اصل میں بعض طبقے چاہتے تھے کہ یہ قانون فوری طور پر بن جائے لیکن مسئلہ یہ بن گیا کہ پارلیمنٹ موجود ہی نہیں رہی۔ اب بل وہاں جائے گا تو کہاں جائے گا۔ اب جو لوگ اس قانون کو زبردستی لا گو کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلی مرتبہ یہ صدر کو بھیجا ہے تو قانون بن گیا ہے۔

اصف حمید: صدر صاحب کی نویٹ جب میرے سامنے آئی تو مجھے ایک بے چارگی سی نظر آئی کہ شاید ان کے پاس اختیارات بھی نہیں تھے۔ انبیاء اللہ کو گواہ بنانا پڑا اور پھر تسلیم کیا کہ ہمارے پاس اختیارات اس طرح کے نہیں ہیں اور پھر معافی بھی ناگی۔ اصل میں ہو یہ رہا ہے کہ جب دل چاہتا ہے تو آئین کا سہارا لیا جاتا ہے اور جب دل چاہتا ہے آئین کو اٹھا کر سچینک دیا جاتا ہے۔ آئین تو پھر بھی چھوٹی چیز ہے ہم نے قرآن کے ساتھ کیا سلوک کی ہے؟ قرآن کہتا ہے:

”تو کیام کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کہیں مانتے ہو تو آئین سے جو حرکت کرتے تھے میں سے سوائے ذلت و رسولی کے دنیا کی زندگی میں۔ اور قیامت کے روز وہ لوٹا دیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی طرف۔ اور اللہ غافل نہیں ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔“ (ابقر: 85)

جو سلوک اللہ کی کتاب سے ہم نے کیا وہی سلوک چھوٹے لیوں پر آئین کے ساتھ بھی کیا۔ اب یہ جو مولیعہ خیر صورت حال سامنے آئی ہے اس میں بحیثیت پوری قوم ہماری تذیل ہوئی ہے کہ یہ ہے تمہارا ملک، یہ ہے تمہارا صدر، اور یہ ہے تمہارا آئین ہے تم سمجھتے ہو کہ سب سے بالاتر ہے۔ ہمارے تمام ریاستی اور حکومتی عہدیدار قرآن پر حلف انعام تھے لیکن کہ میں پاکستان کے معاوی تختخکاروں کا مگر اس کے بعد وہ کیا کر رہے ہیں؟ اصل میں جب تک ہم اپنے نظام کو تھیک نہیں کریں گے ایسے واقعات ہوتے رہیں گے اور یہ ہماری ذلت کا باعث بنتے رہیں گے۔

صدر علوی کی نویٹ ریاست کے سربراہ کی بے چارگی کی جھلک بھی ہے اور اس سے پوری دنیا میں پاکستان کی تذیل بھی ہوئی ہے کہ آئین کی کوئی توقیر نہیں۔

بھی وحشی دیتی ہیں۔ تریا اگر آپ دیکھیں کہ ہند میں اس قانون کو 1880ء میں انگریزوں نے شامل کیا تھا، اس قانون کی پہلی ڈیٹی شق یہ ہے کہ کسی کے مذہب، کسی کے دینی جذبات، دینی شعائر یا کسی کی عبادت گاہ کو نقصان پہنچانے والا، ان کی بے حرمتی یا توہین کرنے والا قابل گرفت ہوگا۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قانون کو ختم کرنے کی بجائے اس پر عمل درآمد کو تینی بنیا جائے تو پھر مسائل ہوگا۔

سوال: صدر مملکت آفیش یکٹ ایکٹ ترمیمی بل کے حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے اس بل پر دستخط نہیں کیے تھے اور اس کو واپس بھیجیے کہا تھا جبکہ حکومت کہہ رہی ہے کہ چونکہ بل واپس نہیں آیا اس لیے وہ قانون بن گیا ہے۔ اس ساری صورت حال میں ان نے قوانین کی آئینی اور قانونی حیثیت کیا ہوگی؟

ایوب بیگ مروا: بجائے اس کے کہ میں خود اپنی طرف سے اس پر کوئی کمکت کروں آئین کا آرٹیکل 75 پڑھ دیتا ہوں کہ آئین اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ اسی آرٹیکل کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی بل پاس ہوتا ہے تو وہ منظوری کے لیے صدر کے پاس جاتا ہے۔ اگر صدر وہ دن کے اندر اس پر دستخط کر دے تو وہ قانون بن جاتا ہے لیکن اگر صدر دستخط نہ کرے اور نظر ثانی کے لیے پارلیمنٹ کو واپس نہ بھیجیے تو وہ قانون نہیں بن سکتا۔ البتہ اگر صدر نظر ثانی

کی تقدیمات ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک مجرموں کو قرار واقعی سزا نہیں ملے گی تب تک عوام کا اداروں پر اعتماد نہیں ہوگا۔ اس بار بھی اگر قرآن کی بے حرمتی کرنے کی ایجاد میں اس کو دباؤ میں لانے کے لیے یہ مدد کرے گا۔



ہم زندہ نہیں ہیں!

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

طالبان کے زیرگین آگیا۔ امریکی فوج نے مزید 15 دن تک مخالفین میں صرف کیے۔ طالبان حکومت نے 31 اگست کو امریکا سے آزادی کا دن ملک بھر میں منایا۔ سو یوں وہ نرالا ملک ہے جو تم پر طاقتوں (اور آخری فتح میں روانے زمین کی تمام بڑی، اٹھنی طاقتوں) پر پے در پے فتح یاب ہوا۔ جس کی زمین میں عالمابے شمار انسانی قومیوں اور نسلوں کی باقیات دفن ہیں۔ اتنی ہی طرح کے شہداء کے خون (خصوصاً روں کے خلاف جنگ میں) نے اس سر زمین کو سیراب کیا ہے۔ اس زمین پر ہر نوعیت کا بارود بالخصوص گزشتہ 20 سالوں میں مہبب ہوں اور میراںکوں کے ذریعے اتنا دیگا۔ جیران کن امریکے ہے کہ ہم بخت تھے کہ یہ زمین ختم اور ناقابل زراعت ہو چکی ہو گی۔ مگر اس کی زرخیزی کا وہ چند ہو جانا عجیب ہے۔ پاکستان میں پھل بزرگوں کی بے شمار آمدات افغانستان سے اندھی چل آتی ہیں اور ہمارا پانچ دریاؤں کا ملک بھارت کے ہاتھوں پانی کے قدر کو ترتیبے یا بھارت ہمارے دریاؤں میں وقق و قلقے سے سیلانی پانی چھوڑ کر سیکڑوں دیہات ایک ایک علاقے میں اور کھڑی فصلیں تباہ کر رہا ہے۔ (ہم اسے چاند پر جانے کی مبارک دے رہے ہیں)۔ یہ گھوٹ کتنا پانچ کیوں نہ ہو، ہمیں اپنے اختساب کی ضرورت تو ہے کہ یہ قیام ملک آج کمپہر کے اس عالم میں کیوں ہے؟ اشرا فیہ مراعات میں ڈوبی، اربوں کی بجلی لوٹ کر کھاری اس قیامی طور پر جنگیں اور بڑی اسٹریٹیجی رہ جائے گی اشرف غنی، اس کی حکومت (امریکی کھنپتی) لوٹ مار اور پھر ڈالر (قومی دولت کے) سمیت کر ملک سے فرار! ہمیں دیکھنے بخشنگی ضرورت ہے۔ ہمارا حال کچھ ایسا ہی ہے۔

سیکولر میڈیا ہمیں افغانستان کی بھیانک تصویر بن کر دھاگتا ہے۔ 31 اگست، (ان کا ایک اور یوم آزادی) کے لئے ان کا کہنا ہے کہ طالبان جشن منایں گے مگر عوام کی خوشی کا سامان بہت کم ہے۔ اگرچہ لکھنے والے پر یہ صادق آتائے:

دل تو میرا اداس ہے ناصر
شہر کیوں سائیں سائیں کرتا ہے!
سائیں سائیں کی سرسریاں تمام امریکا کی
محبت میں سرشار دلوں سے اٹھتی ہے۔ کہتے ہیں

پکڑنے سے گریز اس رہتی عدالت در عدالت چکر دیتی رہتی ہے! ترقی کی شاہرا یہ نہیں ہے، اسی لئے بھک پھر رہے ہیں۔ اس واقعے میں آخر میں بھیگریں گوچی تھیں، آپریشن تکمل ہونے پر۔ سورہ نام اللہ کا، جو مجرمانی طور پر اس ملک کو چلا رہا ہے۔ ال..... وہ ذات کہ تمام تر امیدیں ثوٹ جانے کے بعد میوسوں کے گھب اندر ہیوں سے جو روشنی میں لے آتی ہے۔ پاکستان اسی کے لئے پر بنا تھا۔ اسی پر زندہ ہے!

پاکستانی نوجوانوں نے روزگار نہ ملنے، معاشی پریشانیوں سے نجات کا نرالا آن لائن حل نکالا ہے۔ کشیوں میں بیرون ملک جانے کی کوشش میں ڈوبنے سے بہتر جانا کہ درآمدات پر توجہ دی جائے۔ سو آئندے دن چین، امریکا، برازیل، برطانیہ سے (اکثر بڑی عمر کی) خواتین بیک ناکتی، آن لائن دوستی کر کے پاکستان آن چینیتی ہیں جانوں سے شادی کرنے۔ یہ کھدو دیہاتی صنعت فروغ پارہی ہے۔ بعد ازاں یہ شادی رچا کر انہیں باہر اپنے ممالک لے جا آباد کریں گی۔ موبائلوں کے ہاتھوں نوجوان نسل لکھنے پر بخشن، تعلیم اور محنت کے ذوق سے تو پا تھوڑے ہوئی، اب قانونی عشق عاشقی سے کمی ہو رہی ہے اور مستقبل سنوارے جا رہے ہیں۔ پوچھنے، غیرت کھانے والا کوئی نہیں! آئے دن ڈی یو ز، تصادی نشر ہو رہی ہیں۔

امارات میں جادو ٹون کرنے پر 7 افراد میں بیج دیے گئے۔ 50 ہزار روپی کسی نے گلے لگایا، شاباش دی اور انعام کا اعلان کر دیا۔ حکومت نے سارے سہرے خود پہن لیے، اور اروں کو پہننا دیے (جن کی عمر سہرے پہننے کی بھی نہ تھی)۔ نئے نویلے وزیر اعظم نے فرمایا: یہ ہم سب کا اجتماعی کریڈٹ ہے! ادا و تحریم سے حوصلے ہوتے ہیں۔

آپ سب تو پہلے ہی حوصلہ مند ہیں، موقع پر بروقت کار کردار گی ودھاتے ہیں۔ قوم کے بچوں، نوجوانوں کو مجبور ہوئی۔ گویا یہ آزادی کا دوسرا ایک قومی دن بن۔ بعد ازاں امریکا دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کی بارات اور حمایت لیے اسی سر زمین پر آن اترا۔ کامل 15 اگست کو

ہماری خبروں کی دنیا ہر آن تبلکل بپا کر کے قوم کو مصروف رکھتی، توجہ ہناتی رہتی ہے۔ کبھی ہوا میں متعلق بلگر ای پیچے، کبھی لفٹ میں جس سدم کے خدشے میں پھنسے وکا، وقق طور پر بچکی گیس کے جھکلے گا تے، ہوش گردینے والے بلوں کے غم بھلا دیتے ہیں۔ بلکرام میں متعلق چیزیں افت، جنگلات، پہاڑوں، کھانجوں میں گھری، ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر، 18 افراد بشوول 6 کم عمر طلبے نے قوم متعلق رکھا۔ بڑے اداروں کی کوششی تیز ہوا اس اور

ناساز گار عجیبیکی حالات میں صرف دو کوکانے میں کامیاب ہو سکیں۔ جس طرح پاکستان خود اللہ توکل، دیسی طریقوں سے جھکلے کھاتا، تھکیا لیتا، سرآہیں بھرتا چلا جا رہا ہے۔

عوام سای، معاشی، عدالتی گھر میں کچھ ملے ہیں، سو اس موقع پر بھی چ میکنیوں، سجدوں، دعاوں، ظیفوں پر فکر مندوں نے دن گزار۔ رات کا اندر ہمراہ امید و یاس کے مانیں رول کو سڑاڑ (غیر متوغ بچکلوں، جھکلوں، بچکروں، بھرا جھولا) لے کر آیا۔ ایسے میں جان جو کھوں میں ڈال کر، خطرات میں گھر کر جب رضا کارانہ دو افرادے یہ پڑا اٹھایا اور رات گئے آپریشن کامیابی سے مکمل ہوا تو یہ ظیف کار نام تھا۔ شہرخیوں میں ان افراد کو ہیر و بنا کر متعارف کر دیا جاتا، اعزاز سکاری طور پر دیا جاتا تاکہ جانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ بہادری، ایثار، خطرات کے چیزیں قول کر کے جان بچانے کے جذبے تو تھا ہوتے۔ مگر صرف مقامی طور پر کسی نے گلے لگایا، شاباش دی اور انعام کا اعلان کر دیا۔ حکومت نے سارے سہرے خود پہن لیے، اور اروں کو پہننا دیے (جن کی عمر سہرے پہننے کی بھی نہ تھی)۔ نئے نویلے وزیر اعظم نے فرمایا: یہ ہم سب کا اجتماعی کریڈٹ ہے! ادا و تحریم سے حوصلے ہوتے ہیں۔

آپ سب تو پہلے ہی حوصلہ مند ہیں، موقع پر بروقت کار کردار گی ودھاتے ہیں۔ قوم کے بچوں، نوجوانوں کو مجبور ہوئی۔ گویا یہ آزادی کا دوسرا ایک قومی دن بن۔ بعد ازاں امریکا دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کی بارات اور متابلے سے ہی نصیحتی رہتی ہے۔ تقدار کو حق دینے اور مجرم

امیرتیمِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(17 تا 20 اگست 2023ء)

جعراں (17- اگست) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ نظمت اور شعبہ تربیت کے ساتھ میلٹنگر کیں۔

جعد (18- اگست) کو شعبہ نشر و اشاعت سے میلٹنگ کی۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جعد سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں نائب ناظم اعلیٰ (پرویز اقبال) کے ہمراہ شخچوپورہ روائی ہوئی۔ وہاں پر ایک اجتماع عمومی سے خطاب کیا۔ رات کو لاہور وائی ہوئی۔

ہفت (19- اگست) کی صبح شعبہ سعی و بصر، شعبہ مالیات اور شعبہ رابطہ، قانونی و انتظامی امور سے میلٹنگ کیں۔ شام کو ناظم اعلیٰ اور نائب ناظم اعلیٰ (پرویز اقبال) کے ہمراہ سرگودھا کے لیے روائی ہوئی۔ وہاں پر خصوصی پروگرام سے خطاب کیا۔

اوراں (20- اگست) کی صبح 09:00 بجے تو سعی مشاورت کے اجلاس میں شرکت کی۔ جو 30:12 بجے تک جاری رہا۔ اجلاس کے آخر میں کچھ ضروری وضاحتیں کیں۔ بعد نماز ظہر کا کنٹرول نلام مرتضی سے ان کے شعبہ جات کے حوالے سے ملاقات کی۔ بعد نماز مغرب گرینڈ ٹائل مارکی شلک پیاری میں پاکستان کے موجودہ حالات اور نکشن کا واحد راستہ کے عنوان سے حافظ لاہور شریقی کے پروگرام میں خطاب کیا۔ بعد ازاں کراچی روائی ہوئی۔ وہاں پر معمول کی مصروفیات رہیں۔ کراچی میں نصاب قرآنی کی تدریس کے شمن میں اساتذہ کی تربیت کے حوالے سے متفقہ تین پروگراموں میں شرکت کی۔

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

”مسجد جامع القرآن گلشن سحر قاسم آباد، حلقة حیدر آباد“ میں
17 تا 23 ستمبر 2023ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

بھتی و ملتزم تبلیغی کرداری کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تبلیغی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ
دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ
(اور زیادہ سے زیادہ رفتاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔)

22 تا 24 ستمبر 2023ء (بروز جمعۃ البارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاوراتی اجتماع کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ
دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (معاشی سطح پر) ☆ نجات کی راہ، سورۃ العصر کی روشنی میں
زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لا کیں

برائے رابط: (022)2106187, 0300-2168072, 0333-2608043

العلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78- (042)35473375

افغانستان عالمی تجنیبی کا شکار ہے۔ کون سا عالم؟ LGBTQ کا مارا عیاش بدمعاش دیوانہ عالم؟ معاشی استحصالوں، بحرانوں والا مکار عالم؟ یا اب مکافات عمل میں خوفناک موسمیاتی تچیزوں، عذابوں میں گھر امام؟ ظلم و سریت کی شرمناکیوں (بھارت، اسرائیل، برم) کو اُن تک نہ کہنے اور شرافت و تہذیب کے پیکر افغانستان پر دشمن طرازی پر کربت عالم؟ امریکا، عالمی چودھری اسی ”غیریب“ افغانستان کے اربوں ڈالر بلا جواز دبائے بیٹھا ہے۔ ”چوہا لندورا ہی بھلا“ کی مثال صادق آتی ہے، اس عالمی تجنیبی کے سبھے پر رہا۔ بھارت کی معاملے میں عدم شمولیت کا نام لے لے کر ناممچانا۔ وہ پر سکون گھروں میں عزت و دقار سے پیشی گھرداری کرتی، سارہ انعام، نور مقدم کے سے انعام سے محفوظ نہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ تم سے آباد ایک گھرنہ ہوا، ان سے آباد بستیاں ہیں بہت۔

ہمیں جس طرف دیکھ کر غیرت اور غم سے مر جاتے، ادھ مونے ہونے کی ضرورت ہے، وہ بھارت، کشمیر اور فلسطین میں مسلمانوں پر نوتی قیامت ہے۔ یوپی کے ایک علاقہ مظہرگر میں 7 سال مقصوم مسلم بچے کو ہندو پر پسل کھڑا کر کے علی الاعلان مسلمان ہونے کی پاداں میں منہ پر تھیز پڑواری ہے، اس کے ہندو ہم جماعتوں سے باری باری، نیز چلا کر مسلمانوں کو کوئی تین ماں کی گالی دے کر تمام مسلمان بچوں سے یہی سلوک ہرانے کا عرم او رہا۔ کپر کرتی ہے۔ ایسا واقعہ پاکستان میں ہوتا تو دنیا پاگل ہو کر ہم پر نوٹ پڑتی اور ہم بچے کو سونے میں تو لتے۔ دنیا بھر میں یہ دیوبندی گئی۔ یہ سات سالہ روتے بچے پر گالی اور طھانچوں کی بر سات نہیں، ڈیڑھارب مسلمانوں اور ان کے بھی حصہ مسلمانوں کے منہ پر پڑتی ہے۔ بھارت کے سمجھی ہندو (الاما شاء اللہ) مودی ہو گئے اور ہمارے بھائی ہیوں پر جنونی ہو کر نوٹ پڑتے۔ پاکستان بھارت کو یوم آزادی پر مٹھائیاں سرحد پار کھلاتا رہا ہے۔ ہر نویعت کے کفر کے آگے گھٹنے لئے، خوشادیں کرنے نے ہمیں یہ ذلت کھائی ہے۔ امت سے کٹ کر اصلاح ہم عالمی تجنیبی کا شکار ہیں۔

ہم اپنی خطاؤں پر بھی شرمندہ نہیں ہیں
کہنے کو تو ہم زندہ ہیں پر زندہ نہیں ہیں



پاکستان کی خارجہ پالیسی اور چین الائچی تعلقات

چین اور روس کی طرف توجہ اور امریکی غلامی سے نجات کی طرف پیش رفت
نیز متنوع تعلقات کی پالیسی

ہوئے اور اس کے عزم کو بے قاب کرنے اور ان کے تدارک کا بڑھ کر اہتمام کرنا چاہیے۔

5. معیشت امریکی معیشت مکان طور پر امریکی قدر میں کی اور میں الائقی تجارت کے لیے امریکی بلا دلیتی کے خاتمے کے ساتھ یقینے جاری ہے۔ پاکستان کو آنے والے دنوں میں امریکی حمایت یافتہ مالیاتی اداروں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس عصر کے پیش نظر احتیاط سے چلنا چاہیے۔ اس صحن میں اپنی داخلی اور معاشری خود مختاری کو بھی یقین بنانے کے لیے ماضی میں بنائے جانے والے قوانین پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

6. تبادلاتی تجارت (barter trade) پاکستان حقیقی جلدی امریکی غلامی کی سنجیوں کو توڑ دے، اتنا ہی بہتر ہے۔ موجودہ حالات میں نان ڈال اداگی کے نظام میں ستائیں اور گنم خریدنے پر توجہ نیز تبادلاتی تجارت (barter trade) پر بھی توجہ دے۔

7. پاکستان کے لیے عرب ممالک بھیش سے اہم ترین رہے ہیں۔ چونکہ یہ مسلمان ممالک ہیں اور وجوہات بڑی واضح اور سادہ ہیں۔ پچھا لائک کے قریب پاکستانی وہاں رہتے اور کما کر پاکستان بھیجتے ہیں۔ ہر مشکل وقت میں ان ممالک نے بے اوت مدد کی۔ قطر، سعودیہ، کویت اور بھریں سمیت دیگر ممالک کے دفاع میں پاک فوج کے عملی کروار ادا کرنی رہی ہے۔ حکومت و سرکاری اداروں کے علاوہ پرائیویٹ فلاحتی اداروں اور تنظیموں کی سطح پر بھی ان ممالک سے اربوں کے فذ ز آتے ہیں۔ فذ ز کی درآمد کے اس تمام عمل کو گلوبل کرنا ہو گا۔

8. پاکستان کے لیے امیدی کریں:

- ✿ عرب ممالک اور چین کے لیے ہی بلکہ بنتا
- ✿ ایران اور سعودی عرب کے درمیان تفاس کا خاتمہ
- ✿ سعودی عرب کے ترکی، قطر اور مالیہ میں تعلقات بھی بحال ہو چکے ہیں۔

- ✿ سی پیک کے روٹ اور قلعہ کا شکار منصوبے بحال ہو رہے ہیں۔

- ✿ زبردست جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر چین اور روس دنوں کی گرم پانیوں تک رسائی کے موقع

9. ملکی مفاد کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر پاکستان رہے گا تب ہی اسلام کے لیے جدوجہد ہو سکے گی۔ اس کے لیے مقدر مقندر طبقات، حکمرانوں اور سیاست دنوں کو اپنائ کروادا کرنے کی ضرورت ہے۔

10. البتہ اس بات کے حوالہ سے بہت احتیاط اور

2- چین کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنائیں:

چین کے بڑھتے ہوئے معاشری اور فوجی اثر و سویں کی پیش نظر پاکستان کو چین کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید گمرا کرنا چاہیے۔ اس سے پاکستان کو چینی مذہبیوں اور یکنالو جی تک رسائی حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ البتہ یہ بات بھی پیش نظر ہے کہ تیری دنیا کے جن ممالک میں چین گیاہاں کے سماجی ڈھانچے پر اس کے اثرات نمایاں ہوئے اور علاقائی شخص اور معاشری نظام پر چین کی آزادی سوچ کے اثرات نمایاں ہو گئے۔ لہذا اس کے تدارک کی بھی اشہد ضرورت ہے۔

3- روس کے ساتھ نئے موقع کی تلاش:

پاکستان کو روس کے ساتھ تعاون کے نئے موقع تلاش کرنے چاہیں، خاص طور پر توراتی اور دفاع کے شعبوں میں۔ اس سے پاکستان کو امریکہ پر احصار کم کرنے اور اپنے فوجی ساز و سامان کے ذریغہ کو متنوع بنانے میں مدد ملے گی۔

4- علاقائی مفادات میں توازن:

پاکستان کو اپنے علاقائی مفادات کو متوازن بنانا چاہیے اور جغرافیائی و سیاسی رقباؤں کے درمیان پہنچنے سے بچنا چاہیے۔ اس کے لیے پاکستان کو محتاط سفارت کاری میں شامل ہونے اور بڑی طاقتوں کے درمیان تباہیات میں کسی کا ساتھ دینے سے گریز کرنے کی ضرورت ہوگی۔ پاکستان کو

مشرق و سلطی کے بدلتے ہوئے جغرافیائی و سیاسی مفترضہ نے کی روشنی میں امریکہ، چین اور روس کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اپنے تعلقات کو متنوع بن کر اور اپنے علاقائی مفادات کو متوازن بنانا کارک پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کی خود مختاری کو برقرار کر سکتا ہے اور اپنے

قوی مفادات کا تحفظ کر سکتا ہے۔ البتہ India کے ساتھ معاملہ خصوصی ہے۔ اہم ترین بھارت کے تحت پاکستان کو اپنے اندر خشم کرنے پر اس کے عزم اہم ہماری داخلی دشمنی پر بھی میں۔ لہذا ہمیں مسلسل دفاعی لحاظ سے مضبوط سے مضبوط اور

چین نے مارچ 2023ء میں ایران اور سعودی عرب کے درمیان سفارتی معاهده کرایا ہے۔ ایران اور سعودی عرب کے درمیان سفارتی تعلقات کی بھال کے حال پر معابرے نے مشرق و سلطی میں امریکہ کے کروار کے بارے میں خدشات کو جنم دیا ہے اور پاکستان کو اس پیش رفت کا نوٹس لینا چاہیے۔ پاکستان نے روایتی طور پر امریکہ کے ساتھ قریبی تعلقات برقرار کیے ہیں اور دنوں میں ممالک نے انسداد و خشث گردی اور علاقائی استحکام جیسے امور پر تعاوین کیا ہے۔ تاہم مشرق و سلطی میں امریکا کا بدلتا ہوا کروار پاکستان کے امریکا کے ساتھ تعلقات کو متاثر کر سکتا ہے۔ دوسری جانب چین اور روس حاليہ برسوں میں پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط بنارہے ہیں۔

چین نے پاک چین اقتصادی رابداری (سی پیک) کے ذریعے پاکستان کے بیانیاتی و توراتی کے شعبوں میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے جبکہ روس نے پاکستان کے

ساتھ اپنے فوجی اور اقتصادی تعاون کو گمرا کرنے میں پوچھی خاہیکر ہے۔

* حکومت کے لیے سفارثات: درج بالا پیش رفت کی روشنی میں پاکستان کو امریکہ، چین اور روس کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ چند قابل توجہ نکات:

1- تعلقات میں نوع:

پاکستان کو امریکہ، چین اور روس جیسی بڑی طاقتوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو متوازن بنانا چاہیے۔ اس سے پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کی خود مختاری برقرار کئے اور کسی ایک ملک پر احصار کم کرنے میں مدد ملے گی۔ مضبوطی تعلقات کی پیش رفت میں پاکستان کو اپنی اسلامی شخصیت، علاقائی کچھراو خاندانی نظام کو تحفظ بنانے کے اقدامات بھی کرنے چاہیں۔ جہاں پر بھی بڑی طاقتوں کا تسلط رہا ہے۔ وہاں کے سماجی ڈھانچے پر اس کے اثرات نمایاں ہوئے۔ خوصاص امریکہ کے خواہی سے مغربی اقدار و شخص نمایاں طور پر اشتماذ ہوا ہے۔ لہذا اس کے تدارک کی ضرورت ہے۔

گوشہ انسدادِ سود

(گزشتہ سے پیوست)

ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی کے بعد انارنی جزل آف پاکستان مندوں علی خان نے بھی عدالت کے سامنے سابقہ فیصلوں پر تقدیر کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ وفاقی شرعی عدالت اور شریعت اپیلیٹ بخش نے ساعت کرتے ہوئے آئین پاکستان کے آرٹیکل 29(2), 38(F), 81(C) اور 121(C) میں بیان کیے گئے ضوابط کے مطابق نہ تو اپنے اختیارات ساعت کا حیال رکھا اور نہ ہی اس بات کا کہ وفاقی شرعی عدالت یا شریعت اپیلیٹ بخش کے سامنے یہ مقدمات دائر بھی کیے جاسکتے ہیں یا نہیں۔

دوسری طرف سے جناب محمد امیل قریشی، جناب جمش (ریٹائرڈ) حضر حیات اور جناب حشمت علی حسیب نے بھی عدالت کے سامنے دلائل بیش کیے اور انہوں نے موجودہ بخش کی تشکیل پر اعتراض کرتے ہوئے یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ بخش آئین کے ضوابط کے مطابق تشکیل نہیں دیا گیا۔ نیز یہ دلیل بھی بیش کی گئی کہ نظر ثانی کے معاملے میں عدالت کے اختیارات بہت محدود ہوتے ہیں۔ اور جن قوانین، ضوابط اور حقوق کا جائزہ فیصلہ دینے والی عدالت عظیٰ تفصیل سے لے پچکی ہو انہیں نظر ثانی کی آڑ میں دوبارہ نہیں اٹھایا جاتا۔ جبکہ مختلف وکلاء نے جن امور کو نظر ثانی کی بنیاد بنا یا ہے ان سب پر تفصیل سے بحث و ساعت کرنے کے بعد ہی سابقہ فیصلے صادر کیے گئے تھے۔ یہ دلیل بھی بیش کی گئی کہ پریم کورٹ کے فیصلے پر جزوی عمل ہو چکا ہے اب قانون اس پر نظر ثانی کی اجازت نہیں دیتا۔

چند دن کی مختصر ساعت کے بعد نظر ثانی کے لیے تشکیل کردہ بخش نے انتہائی عجلت میں 24 جون 2002ء کو اپنا فیصلہ ساتھ ہوئے شریعت اپیلیٹ بخش کا 23 دسمبر 1999 کا فیصلہ اور وفاقی شرعی عدالت کا 14 نومبر 1991 کا فیصلہ یک جنبش قلم منسوخ کر دیا اور مقدمے کو از سر تو ساعت کے لیے دوبارہ وفاقی شرعی عدالت میں بھیجنے کے احکامات صادر کر دیے۔ اس طرح اس عدالت نے سابقہ نصف صدی کی طویل کوششوں اور جاگہ مغل مختتوں کو صفر سے ضرب دے کر معاملہ وہاں پہنچا دیا کہ گویا ہنوز روزہ اول است۔ (جاری ہے)

بجواں: ”انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ از حافظ عاطف وحدی

آہ! فیدرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 496 دن گزر چکے!

تصحیح

نماۓ خلاف کے شمارہ 11،33 تا 17 صفر مظفر 1445ھ / 29 اگست تا 4 ستمبر 2023ء میں نقطہ نظر کے تحت مضمون سانحہ جزاونا کی اصل کہانی شائع کیا گیا۔ مضمون میں اس وقت کی معلومات کے مطابق تحریر کیا گیا کہ ملکہ نو ملکہ بیرونی فرار ہونے کا موقع گیا۔ بعد ازاں مصدقہ اطلاعات کے مطابق آخر آئی کہ تین ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کا ساتر روزہ جسمانی ریمانڈ بھی عدالت میں ویدیونک کے ذریعے پیش پرداز دیا گیا۔ البتہ جہاں کن بات یہ ہے کہ ذرائع کے مطابق ملزمان کے ویزے، نکت وغیرہ ملک سے باہر جانے کے لیے تیار تھے جب انہیں گرفتار کیا گیا۔ (ادارہ)

توجہ کی ضرورت ہے کہ امریکی قانونی سے نجات کی لگتے ہوئے روس اور چین کی طرف رخ اور توجہ کی کیفیت ایسی نہ ہو کہ ایک دوسری قانونی میں چلے جائیں۔ میز سب ملک خود مختاری اور مقاومت کا تحفظ بے حد ضروری ہے۔ میز سب محدودوں کی حفاظت اور مقصود قیام پاکستان، یعنی نفاذ دین اسلام کی طرف بیش قدمی کرنا سب سے بڑھ کر لازمی ہے۔ ان تمام تجاویز کے لیے ایک محقق حکومت یعنی خوددار، آزاد اور ملکی مذاہد اور دینی حیثیت کو ذاتی، خاندانی، کاروباری اور پارٹی مذاہدات پر ترجیح دے اور عوام الناس سے قربانیوں کا مطالبہ کرنے کی وجہے خود آگے بڑھ کر اپنی مرامات سے دستبردار ہو جائے۔ تب ہی ملک خوشحال اور ملکیت ہو گا۔



ضرورت دشنه

☆ اسلام آباد کی رہائشی فیلی کو اپنی بیوی، عمر 28 سال، تعلیم (MSC, MA, Bed) اور ایک ساری قبیم القرآن کو رس، صوم و صلوٰۃ اور شرعی پرده کی پابندی لگکی کے لیے دینی مزارع کے حامل تعلیم یافت ، ذاتی رہائش، برسرزگار راولپنڈی / اسلام آباد کے رہائشی لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ (لڑکے کی والدہ یہ قریبی رشتہ رخوا تین رابطہ فرمائیں۔)
برائے رابط: 0317-5003327
0342-2654070

اشہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ اوارہ نہدا صرف اطلاعاتی روول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہداری قبول نہیں کرے گا۔

دعائی صحت کی اپیل

☆ تنظیم اسلامی نیویارک کے ملتزم رفیق مولانا ارشد عمارن رحمانی پیارے ہیں۔
برائے پیارے پری: 0300-1281960
اللہ تعالیٰ ان کو شفایے کاملہ عاجلہ مصتمہ عطا فرمائے۔
قارئین اور رفقاؤ احباب سے بھی ان کے لیے دعائے حست کی اچیل کی جاتی ہے۔
اللَّهُمَّ أَذْهِبْ إِلَيْكَ أَذْهَبْ إِلَيْكَ الدَّنَاسْ وَأَشْفِعْ إِلَيْكَ
الشَّافِي لَا يَشْفَأْ وَلَا يُشْفَى لَا يَعْدِرْ سَقْمًا

Revitalization of Faith: The Necessary Precondition of an Islamic Renaissance (I)

Modern rationalistic and pseudo-scientific interpretations of Islam are quite alien to Islam itself and lack a direct link with the original mission of the Prophet (SAAW). They are devoid of the spiritual message which is the heart of the Qur'anic revelation. They fail to appreciate Islam as a spiritual and metaphysical tradition. But since Islam is essentially based on inward faith known in Arabic as Iman, its renaissance can never be brought about without first reviving and indeed revitalizing the faith of a large part of the Muslim community. There is no denying the importance of political freedom and the independence of Muslim countries and these have undoubtedly contributed to generate greater awareness of Islamic values and ideals. Similarly, the idea of an Islamic way of life and confidence in its superiority over other ideologies has been useful to a limited extent and deserves our praise. The movements which were launched in the past, or those still engaged in advancing the cause of freedom are in fact contributing partially and in their own way, to the revival of the Islamic message. But the most real and fundamental task in this regard still remains to be done. It is imperative for the entire intelligentsia of the Muslim world to pay attention to - and whosoever realizes its real importance should strive for - the cardinal principle that a forceful movement be launched for reviving and revitalizing the Iman in the whole of the Muslim Ummah. In this way, Iman must be transformed from mere verbal attestation (Qaal) to an inward existential faith (Haal)¹.

Iman is essentially attestation of, and inner faith

in, some metaphysical truths. The first step towards attaining this faith is to believe more firmly in some truths even though they are not observable or perceptible, and to hold the things heard by the heart to be more trustworthy than the things heard by the ear. Belief in the unseen (Iman Bilghaib) is the first and foremost condition of Iman and this requires a radical change in the thought system and in the point of view of the believer. According to this new perspective, the whole order of creation should be taken as nothing more than a fleeting appearance or shadow, whereas the existence of God should be felt as an eternally living Reality². Contrary to the view that the universe is a chain of eternally present and uncreated causes and effects, or that the world is governed by 'natural' forces and rigid mechanical laws, the Will of God, His design and purpose should be 'seen' and felt in operation at all times and in all parts of the cosmos. Matter is looked upon as insignificant, and the soul is thought to be man's essence³. The locution Insan (man) is not to be attributed to man's animal and corporeal body but to the Divine spirit, the presence of which makes man superior to angels⁴. Worldly life should appear to be transitory and unreal, and life Hereafter should alone be taken as real and ever-lasting⁵. The pleasure of God should be held as more valuable than the attainment of all the riches of this world. And, according to a saying of the Prophet (SAAW), the riches of this world should not even be assigned a value equal to a mosquito's wing⁶. Let it be clearly and distinctly understood that unless and until a major

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000

Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)

**MULTICAL-1000 CONTAINS****XTRA CALCIUM**Takes you away from
Malaise & Fatigue

NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hizrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-782

Health
our Devotion